جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسکو (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۵ | مورخہ ۴ نومبر ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۴۳ سنہ ہجری

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم ثانی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دعا فرماویں۔

میاں عبدالرحمٰن صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب ٹائیفائڈ بخار سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جاوے۔

اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے مجلس معتمدین نے آٹھ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ اجناس وغیرہ کی منظوری کا کام شروع ہو گیا ہے۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب افسر سالانہ جلسہ کو انتظامات جلسہ کے لئے مدرسہ کے کام سے کلی طور پر فارغ کر دیا گیا ہے۔

ضلع جالندھر کے ایک گاؤں کا ایک رہاسی ہندو بعد از نماز جمعہ حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں اسلام لانے کے لئے حاضر ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ دس خاندان اور اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ہز میجسٹی معلی القاب امیر کابل کو تار

ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ کی طرف سے

ہم ہز میجسٹی کے سامنے علماء کابل کے ساتھ اختلافی مسائل پر گفتگو کرنیکے لئے تیار ہیں

ہز میجسٹی امیر کابل کو جناب ناظر صاحب امور عامہ جماعت احمدیہ کی طرف سے حسب ذیل تار بوساطت وزیر خارجیہ دولت افغانستان بھیجا گیا ہے:-

بخدمت وزیر خارجیہ دولت افغان کابل

ایک احتجاج کا تار ہز میجسٹی امیر کابل کے نام ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء کو حضرت امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے بھیجا گیا تھا جس کا اسوقت تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ میں ادب کے ساتھ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہز میجسٹی کی توجہ ہمارے مذکورہ بالا تار کی طرف منعطف کرائیں۔ اور ہمیں جلد سے جلد جواب سے سرفراز کریں۔ مولوی نعمت اللہ خان احمدی کی شہادت نے تمام مہذب دنیا کو چونکا دیا ہے۔ اور مخالفین اسلام کی نظر میں اسلام کو بدنام کیا ہے۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ ہمیں وزارت کابل نے متفرق تحریرات کے ذریعہ یقین دلایا تھا کہ افغانستان میں احمدیوں کو احمدیت کی وجہ سے

کوئی تکلیف نہیں دی جائیگی۔ اور دوسری رعایا کی طرح ان کی بھی حفاظت کی جائیگی۔ اگر مولوی نعمت اللہ خان کسی سیاسی یا اور کسی جرم میں مجرم ثابت ہو کر سزا دئے جاتے۔ تو اور بات تھی۔ لیکن ایک وفادار اور امن پسند شہری کو نہایت ظالمانہ طور پر اس بنا پر قتل کر دینا کہ وہ بعض مخصوص مذہبی عقائد رکھتا ہے۔ حد درجہ صدمہ پہنچانے والا فعل ہے۔

مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ایسا فعل قرآن کریم کی شریعت کے بالکل خلاف ہے۔ چند متعصب ملانوں کی آواز جو کہ ہر وقت اس بات پر تُلے رہتے ہیں۔ کہ کفر و ارتداد کے فتوے جاری کریں۔ اگر انصاف سے دیکھا جائے۔ تو ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ ایک روشن دماغ حکمران کو انصاف اور سلامت روی کے راستہ سے ہٹا سکے۔ کیا ہم ان حالات میں یہ اُمید نہ رکھیں۔ کہ افغان گورنمنٹ اپنے اس فعل پر تائب ہوگی۔ اور ایک پبلک اعلان کے ذریعہ اپنی تمام رعایا کو کامل مذہبی آزادی دیگی۔ اگر ہز میجسٹی معلیٰ القاب رضامند ہوں تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ ہز میجسٹی کے سامنے کابل کے مولویوں کے ساتھ رو در رو بیٹھ کر تمام اختلافی مسائل پر بحث کریں۔ تاکہ ہز میجسٹی ذاتی طور پر اس بات کا فیصلہ کر سکیں۔ کہ کابل کے ملا کہاں تک احمدیوں کے خلاف کفر و ارتداد کے فتوےٰ جاری کرنے میں حق بجانب ہیں۔

یہ ایک نہایت اہم امر ہے اور افغان گورنمنٹ کو اپنی مذہبی پالیسی طے کرنے سے قبل اس بارے میں کامل غور و خوض کرنا چاہیئے۔ اگر اس نے اس معاملہ میں جلد بازی سے اور بلا سوچے سمجھے کام لیا تو ہم خدا تعالیٰ کو گواہ رکھ کر کہتے ہیں کہ تمام ان لوگوں کا خون جو اسکی پالیسی کے بے گناہ شکار ہونگے۔ اسکی گردن پر ہوگا۔

بہی خواہ دولتِ کابل

زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان

ساندھن میں آریوں کی ناکامی

چند ٹھاکر کا قبول اسلام

پچھلے دنوں آریوں نے جب ساندھن کے تین ملکانوں کو انواع و اقسام کے لالچ دیکر مرتد کر کے ۱۷۳۔ آدمیوں کی اشدھی کا جھوٹا اعلان کیا تو یہ بھی لکھا تھا کہ ساندھن کا اسلامی گڑھ ٹوٹ گیا۔ ہم نے اسی وقت اس کی تردید کر دی تھی۔ بلکہ چیلنج دیا تھا۔ کہ جو مہاشہ ان اعداد و شمار کی صداقت کو ثابت کر دے۔ اُسے ہم ایک سو روپیہ نقد کے حساب انعام دینگے۔ مگر کسی مہاشہ کو مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اب ہم بہت خوشی سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ چند ٹھاکر جو اس اشدھی کا سرغنہ تھا۔ اور آریوں نے کئی قسم کے دھوکوں سے اسے مرتد کیا تھا۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو ڈاکٹر نور احمد صاحب احمدی مبلغ کے ہاتھ پر شدھی سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ گویا آریہ حساب کے مطابق قریباً ۷۵ آریوں نے اسلام قبول کر لیا۔ چند کے باقی ساتھی بھی انشاء اللہ عنقریب اس کا ساتھ دینگے اور ساندھن اشدھی کی نجاست سے بالکل پاک ہو جاوے گا۔ والسلام

خاکسار

صوفی محمد ابراہیم۔ بی۔ ایس۔ سی

امیر المجاہدین۔ احمدیہ دار التبلیغ۔ آگرہ

جذباتِ صادقہ

(از جناب مولانا مولوی عبد الماجد صاحب پروفیسر عربی بھاگلپور)

پنہاں چگونہ سازم یارب غمِ نہاں را
دردِ فراقِ یارے جاناں و جان جاں را

در ہند بقرارم الیس الیس پلنا بتاب
باشد کہ باز بینم دلدار و دلستاں را

منکر بیا بکد عہ بنگر بچشم حق بین
زیر زمیں چہ بینی انوار آسماں را

نورِ خدا است تاباں در مرکزِ خلافت
پیغامیاں چہ دانند احوال قادیاں را

فضلِ عمر چو کردہ فاتح دمشق و لنڈن
شادیست دوستاں را رنج ست دشمناں را

ذکرِ مسیح گشتہ تریاق بہر یورپ
پیغام دہ بشارت خواجہ خواجگاں را

یارب ز فضل و رحمت بر احمدی نظر کن
بنمائے قادیاں را ہم شاہ قادیاں را

مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کے متعلق

ایک سُنّی مسلمان کا خط

مکرمی جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ

السلام علیکم۔ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کے سنگسار ہونے سے دل کو صدمہ ہوا ہے۔ کہ افغانستان میں ایک باشرع آدمی کو ناحق قتل کیا گیا۔ مجھے آپ سے اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ اُن کے رشتہ داروں کو خدا تعالیٰ صبر عنایت کرے + گو میں سُنّی ہوں۔ لیکن آپ کی اخبار الفضل میرے پاس آتی ہے۔ میں اس کو دل لگا کر پڑھتا ہوں۔ میں خوش ہوں۔ کہ تمام دُنیا میں آپ صاحبان اسلامی خدمت کر رہے ہیں +

آپ کا دعا گو

محمد سعید۔ صدر بازار۔ ناگپور

اطلاع

تمام جماعتوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ نظارت بیت المال نے حساب و کتاب کے درست رکھنے کے رجسٹر روزنامچہ اور رجسٹر کھاتہ اور رسید بک چھپوائی گئی ہیں۔ جن جماعتوں کو رجسٹروں کی ضرورت ہو۔ وہ طلب فرما دیں۔ مناسب ہے۔ کہ کل جماعتیں اپنے اپنے حسابات بیت المال کے مطبوعہ رجسٹروں پر رکھیں۔ والسلام

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

ولادت

خاکسار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمود احمد رکھا گیا ہے۔ احباب اس مولود کے لیے دردِ دل سے دعائے خیر فرما دیں۔ خاکسار محمد مقبول حسن بریلوی از لاہور

(۲) میر محمد یوسف صاحب مظفر نگری حال عرضی نویس حصار کے ہاں ۲۸ ستمبر بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ جس کا نام نذیر الحق رکھ کر میر صاحب نے اسے دین کے لیئے وقف کر دیا۔

الفضل (بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ)

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۴ نومبر ۱۹۲۴ء

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؁ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

لنڈن میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لیکچر

رسول کریم صلعم کی زندگی اور تعلیم سے نوجوان اور بچے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں

یہ لیکچر حضور نے ۲۸ ستمبر ۱۹۲۴ء یوم یکشنبہ کی شام کو ۷ بجے لنڈن فیلڈ میں دیا۔ جو حسب معمول حضرت نے اُردو میں لکھا تھا اور مکرمی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ساتھ ساتھ ترجمہ کیا بعض دوسرے احباب کو بھی ان کی مدد کا ثواب حاصل ہوا۔ اور چوہدری صاحب نے ہی حضرت کی اجازت سے پڑھا۔ ہال جس میں لیکچر ہوا۔ چھوٹا سا تھا مگر سارا بھرا ہوا تہا۔ اور اخیر تک سب کے سب توجہ اور شوق سے سنتے رہے۔ آخر میں پریزیڈنٹ نے حاضرین کو کہا کہ اگر کسی کو کوئی سوال کرنا ہو۔ تو کریں۔ چنانچہ حاضرین میں سے ایک شخص اور خود پریزیڈنٹ نے سوالات کئے۔ اور انکے جواب دیئے گئے ان سوالات میں سے ایک سلسلہ احمدیہ کے متعلق تھا۔ دوسرا بھی دراصل سلسلہ ہی کے متعلق تہا۔ کیونکہ اس میں جنگوں کے بند کرنے اور عالمگیر صلح کی ضرورت کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ پریزیڈنٹ ایک نوجوان تہا۔ اور سکریٹری ایک خاتون تھی۔ یہ کلب دراصل لڑکوں اور لڑکیوں کو علمی زندگی میں ترقی کے لئے بنایا گیا ہے۔ (عرفانی)

صدر جلسہ! میرے عزیز نوجوانانِ انگلستان۔ بہنو اور بھائیو! مجھے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ آپ لوگوں نے مجھے اس شخص کے حالات اور تعلیم بیان کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ جو انسانوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا اور عزیز ہے۔ اور جو نہ صرف بڑی عمر کے لوگوں کا رہنما ہے۔ بلکہ چھوٹے بچوں کا بھی رہنما ہے۔ ہر انسان کی زندگی کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اور کئی نقطۂ نگاہ کو مدنظر رکھ کر اس کے حالات پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ اور میں آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور آپ کی تعلیم کے متعلق اس امر کو مدنظر رکھ کر روشنی ڈالوں گا۔ کہ نوجوان اور بچے اس سے کیا فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔

رسول کریم صلعم کی ولادت

تیرہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا۔ کہ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو عرب کے ملک میں بحیرہ احمر کے مشرقی کنارے کے قریب ساحل سمندر سے چالیس میل کے فاصلہ پر مکہ نامی گاؤں میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ایک معمولی بچہ اس قسم کا جس قسم کے بچے کہ دنیا میں روز پیدا ہوتے ہیں مگر مستقبل اس کے لئے اپنے اخفا کے پردوں میں بہت کچھ چھپائے ہوئے تھا۔ اس بچہ کی والدہ کا نام آمنہ تھا۔ اور والد کا نام عبداللہ اور دادا کا عبدالمطلب اس بچہ کی پیدایش اسکے گھروالوں کے دلوں میں دو متضاد جذبات پیدا کررہی تھی خوشی اور غم کے جذبات خوشی اس لئے کہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ جس سے ان کی نسل دنیا میں قائم رہیگی۔ اور نام محفوظ رہیگا۔ اور غم اس وجہ سے کہ وہ بچہ اپنی ماں کو ایک نہایت ہی محبت کرنے والے خاوند کی اور اپنے دادا کو ایک نہایت ہی اطاعت گذار بیٹے کی جو اپنے بچہ کی پیدایش سے پہلے ہی اس دنیا کو چھوڑ چکا تھا۔ یاد دلاتا تھا۔ اس کی شکل اور شباہت اس کا سادگی سے مسکرانا اس کا حیرت سے اس نئی دنیا کو دیکھنا جس میں وہ بھیجا گیا تھا۔ غرض اسکی ہر ایک بات اس نوجوان خاوند اور بیٹے کی یاد کو تازہ کرتی تھی۔ جو سات ماہ پہلے اپنے بوڑھے باپ اور جوان بی بی کو داغ جُدائی دیکر اپنے پیدا کرنے والے سے جا ملا تھا۔ مگر خوشی غم پر غالب تھی۔ کیونکہ اس بچہ کی پیدایش سے مرنے والے کا نام ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگیا۔ دادا نے اس بچہ کا نام جو پیدایش سے پہلے ہی یتیم ہوچکا تھا محمدؐ رکھا اور اس یتیم بچہ نے اپنی والدہ اور اپنے چچا کی ایک خادمہ کے دودھ پر پرورش پانی شروع کی۔

رسول کریم صلعم کی پرورش

مکہ کے لوگوں میں رواج تھا کہ وہ اپنے بچوں کو گاؤں کی عورتوں کو پرورش اور دودھ پلانے کے لئے دیدیتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ بچے کی پرورش شہر میں اچھی طرح نہیں ہوسکتی۔ اور اسکی صحت خراب ہوجاتی ہے۔ مکہ کے ارد گرد کے تیس چالیس میل کے فاصلہ تک کے گاؤں کے لوگ وقتاً فوقتاً شہر میں آتے۔ اور بچوں کو لیجاتے۔ اور جب وہ پال کر واپس لاتے تو ان کے ماں باپ پالنے والے کو بہت کچھ انعام دیتے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کے بعد جب یہ لوگ آئے تو آپ کی والدہ نے بھی چاہا کہ آپ کو کسی خاندان کے سپرد کردیں۔ مگر ہر ایک عورت اس بات کو معلوم کرکے کہ آپ یتیم ہیں۔ ان کے لیجانے سے انکار کردیتی۔ کیونکہ وہ ڈرتی تھی۔ کہ بن باپ کے بچہ کی پرورش پر انعام کون دیگا۔ اس طرح یہ آیندہ بادشاہوں کا سردار ہونے والا بچہ ایک ایک عورت کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور سب نے اس کے لیجانے سے انکار کردیا۔ مگر خدا تعالیٰ کی قدرتیں بھی عجیب ہوتی ہیں۔ اس نے اس مبارک بچہ کی والدہ کا دل رکھنے کے لئے اور اس بچہ کے گاؤں میں پرورش پانے کے لئے اور سامان کئے ہوئے تھے۔ یہ لوگ جو بچہ لینے کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے ایک غریب عورت حلیمہ نامی بھی تھی۔ جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک عورت کے سامنے پیش کئے جاتے تھے اور رد کردئے جاتے تھے۔ اسی طرح وہ عورت ایک ایک گھر میں جاتی۔ اور رد کردی جاتی تھی۔ کیونکہ وہ غریب تھی۔ اور کوئی شخص پسند نہیں کرتا تھا کہ اس کا بچہ غربا کے گھر پرورش پاکر تکلیف اُٹھائے۔ جب یہ عورت مایوس ہوگئی۔ تو اپنی ساتھ والیوں کے طعنوں سے ڈر کر اس نے ارادہ کیا کہ وہ آپ کو ہی لیجاوے۔ چنانچہ وہ آپ کو اپنے ساتھ لے گئی۔ جب آپ نے کچھ ہوش سنبھالا۔ تو آپؐ کی دائی دایہ ماں کے پاس چھوڑ گئی۔ وہ ان کو اپنے ماں باپ کے گھر مدینہ لے گئیں۔ اور وہاں کچھ عرصہ رہ کر جب مکہ کی طرف واپس آرہی تھیں کہ راستہ ہی میں فوت ہوگئیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال کی عمر میں اپنی ماں کی محبت بھری گود سے بھی محروم رہگئے کسی نے آپؐ کو مکہ آپؐ کے دادا کے پاس پہنچادیا۔ جو دو سال کے بعد جب آپ آٹھ سال کے تھے۔ فوت ہوگئے۔ اور آپ کو اپنے چچا ابوطالب نے اپنی کفالت میں لے لیا۔ اسطرح یکے بعد دیگرے اپنے محبت کرنیوالوں کی گود سے آپ جدا ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ جوانی کو پہنچے۔

جن گھروں میں آپ نے پرورش پائی وہ امیر گھر نہ تھے وہاں باقاعدہ میز بچھا کر کھانا نہیں ملتا تہا۔ بلکہ ملکی حالت اور ملکی رواج کے ماتحت جس وقت کھانے کا وقت آتا بچے ماں کے گرد جمع ہوکر کھانے کے لئے شور مچا دیتے اور ہر ایک دوسرے سے زیادہ حصہ لیجانے کی کوشش کرتا۔ آپ کے چچا کی نوکر بیان کرتی ہے۔ کہ آپ کی یہ عادت نہ تھی۔ جس وقت سب گھر کے بچے چھینا جھپٹی میں مصروف ہوتے آپ ایک طرف خاموش ہوکر بیٹھ جاتے اور اس بات کا انتظار کرتے کہ چچی خود آکر کھانا آپکو دے اور جو کچھ آپکو دیا جاتا اسے خوش ہوکر کھالیتے۔

دوسروں کی مدد کا عہد

جب آپ کی عمر بیس سال کی ہوئی۔ تو آپ ایک ایسی سوسائٹی میں شامل ہوئے۔ جس کا ہر ایک ممبر اس امر کی قسم کھاتا تھا۔ کہ اگر کوئی مظلوم خواہ کسی قوم کا ہو۔ اسے مدد کے لئے بلائے گا۔ تو وہ اس کی مدد کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کا حق اس کو مل جائے۔ اور اس نوجوانی کی عمر میں آپ کا یہ مشغلہ تھا۔ کہ جب کسی شخص کی نسبت معلوم ہوتا۔ کہ اس کا حق کسی نے دبا لیا ہے۔ تو آپ اس کی مدد کرتے۔ یہاں تک کہ ظالم مظلوم کا حق واپس کر دیتا۔

آپ کا پہلا سفر بہ حیثیت تاجر

آپ کی سچائی اور امانت اور نیکی اس عمر میں اس قدر مشہور ہو گئی۔ کہ لوگ آپ کو صادق اور امین کہا کرتے تھے۔ جب اس نیکی کا چرچا بہت ہونے لگا۔ تو پچیس سال کی عمر میں آپؐ کو مکہ کی ایک مالدار تاجرہ خدیجہؓ نے نفع میں شراکت کا فیصلہ کر کے تجارت کے لئے شام بھیجا۔ اور آپ کے ساتھ ایک غلام بھی کیا اس سفر میں آپ کی نیکی اور دیانت داری کی وجہ سے اس قدر نفع آیا۔ کہ پہلے کبھی خدیجہؓ کو اس قدر نفع نہ ملا تھا۔ اور آپ کے نیک سلوک اور شریفانہ برتاؤ کا ان کے غلام پر جس کو انہوں نے ساتھ بھیجا تھا۔ اس قدر اثر ہوا۔ کہ وہ آپ کو نہایت ہی پیار کرنے لگا۔

شادی

اس نے حضرت خدیجہؓ کو سب حال سنایا۔ ان کے دل پر بھی آپ کی نیکی کا اس قدر اثر ہوا۔ کہ انہوں نے آپؐ سے شادی کی درخواست کی۔ اور آپ نے اس کو منظور کر لیا۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ اور آپؐ کی عمر کل پچیس سال کی تھی۔

حضرت خدیجہ کا ایثار

خدیجہؓ نے نکاح کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا۔ کہ جس قدر مال ان کے پاس تھا۔ اور غلام ان کی خدمت میں تھے۔ سب آپ کے سامنے پیش کر دیئے۔ اور کہا۔ کہ یہ سب کچھ اب آپ کا ہے۔ اور آپ نے سب سے پہلا کام یہ کیا۔ کہ سب غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور اس طرح اپنی جوانی میں وہ کام کیا۔ جو اس سے پہلے بوڑھے بھی نہیں کر سکتے تھے۔ یعنی غلامی کی جڑ کو کاٹ دیا۔ حالانکہ آپ اس شہر کے رہنے والے تھے۔ جس کے لئے غلامی بمنزلہ ایک روح کے تھی۔ بغیر اسکے کام چل ہی نہیں سکتے تھے۔

اصلاح ملک کا خیال اور سلسلہ وحی کا آغاز

آپ اپنے ملک کی خرابیوں کو دیکھکر بہت افسردہ رہتے تھے۔ اور بالعموم شہر سے تین میل کے فاصلہ پر حرا نامی پہاڑی کی چوٹی پر جا کر ایک پتھروں کی غار میں بیٹھ کر اپنے ملک کی خرابیوں اور شرک کی کثرت پر غور کیا کرتے تھے۔ اور اس جگہ ایک خدا کی پرستش کیا کرتے تھے۔ اس عبادت میں آپ کو اس قدر لطف آتا تھا۔ کہ آپ کئی دفعہ کئی کئی دن کی غذا لے کر چلے جاتے تھے۔ اور کئی کئی دن اس غار میں رہتے تھے۔ آخر جب کہ آپ چالیس سال کی عمر کے تھے۔ آپ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام نازل ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کی عبادت کر۔ اور اس سے علم کی ترقی اور روحانی عزت اور ان علوم کے حصول کی دعا کر جو پہلے دنیا کو معلوم نہ تھے۔ آپ کی طبیعت پر اس وحی کا ایسا اثر ہوا۔ کہ آپ گھبرا کر اپنے گھر آ گئے۔ اور اپنی بیوی حضرت خدیجہؓ سے کہا۔ کہ مجھے ایسا الہام ہوا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری آزمائش ہی نہ ہو۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جو آپ کی ایک ایک حرکت کا غور سے مطالعہ کرتی تھیں۔ اسبات کو سن کر جواب دیا۔ کہ نہیں ہرگز یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو اس طرح ابتلا میں ڈالے۔ حالانکہ آپ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ اور جو لوگ کام نہیں کر سکتے۔ ان کی مدد کرتے ہیں۔ اور وہ اخلاق آپ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ جو دنیا میں اور کسی سے ظاہر نہیں ہوتے۔ اور آپ مہمانوں کی خوب خاطر کرتے ہیں۔ اور جو لوگ مصائب میں مبتلا ہوں۔ ان کی مدد کرتے ہیں۔ یہ اس عورت کی رائے ہے۔ جو آپ کی بیوی تھی۔ اور جو آپ کے تمام اعمال سے واقف تھی۔ اور اس سے زیادہ سچا گواہ کون ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انسان کی حقیقت ہمیشہ تجربہ سے معلوم ہوتی ہے۔ اور تجربہ بیوی کو جس قدر خاوند کے حالات کا ہوتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو نہیں ہو سکتا۔ مگر آپ کی تکلیف اس تسلی سے دور نہ ہوئی۔ اور حضرت خدیجہؓ نے یہ تجویز کی۔ کہ آپ میرے بھائی سے جو بائیبل کے عالم ہیں ملیں۔ اور ان سے پوچھیں۔ کہ اس قسم کی وحی کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ اور ورقہ بن نوفل سے جو رشتہ میں حضرت خدیجہؓ کے بھائی تھے جا کر ملے اور ان کو سب حال سنایا۔ انہوں نے سن کر کہا۔ کہ گھبراؤ نہیں تجھے اسی طرح خدا تعالےٰ کی طرف سے وحی ہوئی۔ جس طرح موسیٰؑ کو ہوا کرتی تھی۔ اور پھر کہا۔ کہ افسوس کہ میں بوڑھا ہوں کاش میں اس وقت جوان ہوتا۔ جب خدا تعالےٰ تجھے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کریگا۔ اور تیری قوم تجھے شہر سے نکال دیگی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو رات اور دن دنیا کی بہتری کی فکر میں لگے ہوئے تھے۔ اور سب اہل شہر ان سے خوش تھے۔ اس امر کو سن کر حیران ہوئے۔ اور حیرت سے دریافت فرمایا۔ کہ کیا میری قوم مجھے نکال دیگی؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں کبھی کوئی شخص اس قدر بڑے پیغام کو لے کر نہیں آیا جو تو لایا ہے۔ کہ اسکی قوم نے اس پر ظلم نہ کیا ہو۔ اور اسکو دکھ نہ دیا گیا ہو۔

اس سلوک کی وجہ سے جو آپ لوگوں سے کرتے۔ اس محبت کے سبب سے جو آپ کو ہر آدمی سے تھی۔ اور اس خدمت کے باعث جو آپ اپنے شہر کے غربا کی کرتے تھے۔ یہ بات کہ آپ کے شہر کے لوگ آپ کے دشمن ہو جائیں گے۔ آپ کو عجیب معلوم ہوئی۔ مگر مستقبل آپ کے لئے کچھ اور ہی چھپائے ہوئے تھا۔

عہد رسالت کا آغاز

چند ہی ماہ بعد آپ کو پھر وحی ہوئی جس میں آپ کو حکم دیا گیا۔ کہ آپ سب دنیا کو خدا تعالےٰ کی طرف بلائیں۔ اور بدی کو دنیا سے مٹائیں اور شرک کو دور کریں۔ اور نیکی اور تقویٰ کو قائم کریں۔ اور ظلم کو دور کریں اس وحی کے ساتھ آپ کو نبوت کے مقام پر کھڑا کیا گیا۔ اور آپ کے ذریعہ سے استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کہ میں تیرے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا آپ بنو اسماعیل تھے۔ جو بنو اسرائیل کے بھائی تھے۔ اور آپ اسی طرح ایک نیا قانون لے کر آئے۔ جس طرح کہ موسیٰؑ ایک نیا قانون لے کر آئے تھے۔

رسول کریم صلعم کو نبوت کا عہدہ ملنا تھا۔ کہ ایکدم آپ کے لئے دنیا بدل گئی۔ وہ لوگ جو پہلے محبت کرتے تھے نفرت کرنے لگے۔ اور جو عزت کرتے تھے۔ حقارت کی نگہ سے دیکھنے لگے۔ جو تعریف کرتے تھے۔ مذمت کرنے لگے۔ اور جو لوگ پہلے آپ کو آرام پہنچاتے تھے۔ تکلیف دینے لگے۔ مگر چار آدمی جن کو آپ سے بہت زیادہ ملاقات کا موقع ملتا تھا آپ پر ایمان لے آئے۔ یعنی خدیجہؓ آپ کی بیوی۔ علیؓ آپ کے چچا زاد بھائی اور زید آپ کے آزاد کردہ غلام اور ابو بکرؓ آپ کے دوست اور ان سب کے ایمان کی دلیل اس وقت یہی تھی۔ کہ آپ جھوٹ نہیں بول سکتے۔

حضرت ابو بکرؓ کس طرح ایمان لائے

ان چاروں میں سے ابو بکرؓ کا ایمان لانا عجیب تر تھا جس وقت آپ کو وحی ہوئی۔ کہ آپؐ نبوت کا دعوےٰ کریں۔ اس وقت ابو بکرؓ مکہ کے ایک رئیس کے گھر میں بیٹھے تھے۔ اس رئیس کی لونڈی آگئی۔ اور اس نے آکر بیان کیا۔ کہ خدیجہ کو آج معلوم نہیں کیا ہو گیا۔ وہ کہتی ہیں۔ کہ میرے خاوند اسی طرح کے نبی ہیں۔ جس طرح کے موسیٰ تھے۔ لوگ تو اس خبر پر ہنسنے لگے۔ اور اس قسم کی باتیں کرنیوالوں کو پاگل قرار دینے لگے۔ ابو بکرؓ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات سے بہت گہری واقفیت رکھتے تھے۔ اسی وقت اٹھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آئے۔ اور پوچھا۔ کہ کیا آپؐ نے کوئی دعوےٰ کیا ہے؟ آپ نے بتایا۔ کہ ہاں مجھے خدا تعالےٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اور شرک کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے بغیر اس کے کہ اور کوئی سوال

کرسکتے۔ جواب دیا۔ کہ مجھے اپنے باپ کی اور ماں کی قسم ہے۔ کہ تو نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور میں نہیں مان سکتا کہ تو خدا تعالےٰ پر جھوٹ بولے گا۔ پس میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ ایک خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ آپ خدا تعالےٰ کی طرف سے رسول ہیں۔ اس کے بعد ابوبکر رضؓ نے ایسے نوجوانوں کو جمع کر کے جو ان کی نیکی اور تقوےٰ کے قائل تھے سمجھانا شروع کیا۔ اور سات آدمی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ یہ سب نوجوان تھے۔ جن کی عمر بارہ سال سے لیکر پچیس سال تک تھی ؛

تبلیغ اشاعت کے ساتھ مصائب کا آغاز

سچائی کا قبول کرنا آسان کام نہیں مکہ کے لوگ جن کا گذارہ ہی بتوں کے معبدوں کی حفاظت اور مجاورت پر تھا وہ کب اس تعلیم کی برداشت کرسکتے تھے۔ کہ ایک خدا کی پرستش کی تعلیم دی جاوے۔ جونہی ایمان لانے والوں کے رشتہ داروں کو معلوم ہوا۔ کہ ایک ایسا مذہب مکہ میں جاری ہوا ہے۔ اور ان کے عزیز اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ انہوں نے ان کو تکلیف دینی شروع کی۔ حضرت عثمان رضؓ کو ان کے چچا نے باندھ کر گھر میں قید کر دیا اور کہا۔ کہ جب تک اپنے خیالات سے توبہ نہ کرے میں نہیں چھوڑوں گا۔ اور زبیر ایک اور مومن تھے۔ ان کی عمر پندرہ سال کے قریب تھی۔ ان کو بھی ان کے رشتہ داروں نے قید کر دیا اور ان کو تکلیف دینے کے لئے جس جگہ ان کو بند کیا ہوا تھا۔ اس میں دھواں بھر دیتے تھے۔ مگر وہ اپنے ایمان پر پختہ رہے اور اپنی بات کو نہ چھوڑا۔ ایک نوجوان کی والدہ نے ایک نیا طریق نکالا۔ کہ کھانا کھانا چھوڑ دیا۔ اور کہا کہ جب تک تو اپنے آباء کی طرح عبادت نہیں کرے گا۔ اس وقت تک میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔ مگر اس نوجوان نے جواب دیا۔ کہ میں دنیا کے ہر معاملہ میں ماں باپ کی فرمانبرداری کروں گا۔ مگر خدا تعالےٰ کے معاملہ میں ان کی نہیں مانوں گا۔ کہ خدا تعالےٰ کا تعلق ماں باپ سے بھی زیادہ ہے۔ غرض سوائے ابوبکر رضؓ اور خدیجہ رضؓ کے آپ پر ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے والے سب نوجوان تھے۔ جن کی عمریں پندرہ سال سے لیکر پچیس سال تک کی تھیں۔ پس یوں کہنا چاہیئے۔ کہ محمد صلعم جنہوں نے بوجہ یتیم ہونے کے نہایت چھوٹی عمر سے اپنے لئے آپ رستہ بنانے کی مشق کی۔ جب ان کو خدا تعالےٰ نے مبعوث کیا تو اس وقت بھی آپ کے گرد نوجوان ہی آکر جمع ہوئے۔ پس اسلام اپنی ابتدا کے لحاظ سے نوجوانوں کا دین ہے ؛

آپ کی پہلی تبلیغ عام

چونکہ ہر ایک نبی کے لئے عام تبلیغ کرنی ضروری ہوتی ہے۔ آپؐ نے ایک دن بلند جگہ پر کھڑے ہو کر مختلف گھرانوں کے نام لیکر بلانا شروع کیا۔ چونکہ لوگ آپ پر بہت ہی اعتبار رکھتے تھے سب لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور جو لوگ خود نہ آسکتے تھے۔ انہوں نے اپنے قائمقام بھیجے۔ تاکہ سنیں۔ کہ آپؐ کیا کہتے ہیں۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل مکہ اگر میں تم کو یہ ناممکن خبر دوں۔ کہ مکہ کے پاس ہی ایک بڑا لشکر اترا ہوا ہے۔ جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ تو کیا تم میری بات مان لوگے۔ یہ بات بظاہر ناممکن تھی۔ کیونکہ مکہ عرب کے نزدیک متبرک مقام تھا۔ اور یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ کوئی قوم اس پر حملہ کر کے آئے گی۔ اور پھر یہ بات بھی تھی۔ کہ مکہ کے جانور دور دور تک چرتے تھے۔ اگر کوئی لشکر آتا تو ممکن نہ تھا۔ کہ جانور چرانے والے اس سے غافل رہیں۔ اور دوڑ کر مکہ کے لوگوں کو خبر نہ دیں۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ بات ناممکن تھی۔ سب لوگوں نے کہا۔ کہ ہم آپؐ کی بات ضرور مان لیں گے۔ کیونکہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب تم گواہی دیتے ہو۔ کہ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ تو میں تم کو بتاتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ میں اس کا پیغام تم کو پہونچاؤں۔ اور یہ تم کو سمجھاؤں۔ کہ جو کام تم کرتے ہو۔ ان کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ یہ بات سنتے ہی لوگ بھاگ گئے۔ کہ یہ شخص پاگل ہو گیا ہے۔ یا جھوٹا ہے تمام شہر میں شور پڑ گیا ؛

ابتدائے اسلام میں مسلمانوں پر دردناک مظالم

اور جو لوگ آپؐ پر ایمان لائے تھے۔ ان پر نہایت سختیاں ہونے لگیں۔ بھائی نے بھائی کو چھوڑ دیا۔ اور باپ نے بچوں کو نکال دیا۔ آقاؤں نے نوکروں کو دکھ دینا شروع کیا۔ غرض عجیب طرح ان لوگوں کو جو آپ پر ایمان لاتے تکالیف دینی شروع کیں۔ چودہ چودہ پندرہ پندرہ سال کے نوجوانوں کو جو کسی رسم و رواج کے پابند نہ تھے۔ بلکہ مذہب کی تحقیق میں اپنی عقل سے کام لیتے تھے۔ اور اس لئے آپ پر جلد ایمان لے آتے تھے۔ ان کے ماں باپ قید کر دیتے اور کھانا اور پانی دینا بند کر دیتے۔ تاکہ وہ توبہ کر لیں۔ مگر وہ ذرہ بھی پروا نہ کرتے تھے۔ اور خشک ہونٹوں اور گڑھے میں گھسی ہوئی آنکھوں سے اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ یہاں تک کہ ماں باپ آخر اس ڈر سے کہ کہیں مر نہ جائیں ان کو کھانا پینا دیدیتے۔ مگر نوجوانوں پر تو رحم کرنیوالے لوگ موجود تھے۔ جو غلام آپ پر ایمان لائے۔ ان کی حالت نہایت نازک تھی۔ اور یہی حال دوسرے غربا کا تھا۔ جنکی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا۔ غلاموں کو لوہے کی زرہیں پہنا دیتے تھے۔ اور پھر ان کو سورج کے سامنے کھڑا کر دیتے تھے۔ تاکہ لوہا گرم ہو کر ان کا جسم جھلس جائے (یہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ عرب کا سورج تھا۔ نہ کہ انگلستان کا) بعض کی لاتوں میں رسیاں ڈال کر ان کو زمین پر گھسیٹتے تھے بعض دفعہ لوگ لوہے کی میخیں گرم کر کے ان سے مسلمانوں کا جسم جلاتے تھے۔ اور بعض دفعہ سوئیوں سے ان کے چمڑے کو اس طرح چھیدتے تھے جس طرح کہ کپڑا سیتے ہیں۔ مگر وہ ان سب باتوں کو برداشت کرتے تھے۔ اور عذاب کے وقت کہتے جاتے تھے۔ کہ وہ ایک خدا کی پرستش کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ایک عورت جو نہایت ہی پختہ مسلمان تھی۔ اس کے پیٹ میں نیزہ مار کر اسکو مار دیا گیا ؛

رسول کریم کی تعلیم

خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی لوگ بہت دکھ دیتے تھے۔ گو ڈرتے بھی تھے کیونکہ آپ کے خاندان کی مکہ میں بہت عزت تھی۔ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے۔ بعض دفعہ نماز میں جب آپؐ سجدہ کرتے تو سر پر اوجھڑی ڈال دیتے۔ کبھی سر پر راکھ پھینکا کرتے۔ ایک دفعہ آپؐ مسجد میں تھے کہ ایک شخص آپ کی گردن پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور دیر تک آپ کو دبائے رکھا۔ ایک دفعہ آپ عبادت کے لئے مسجد کو ہیں گئے تو آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ مگر باوجود ان مخالفتوں کے آپ تبلیغ میں لگے رہتے اور ذرہ پرواہ نہیں کرتے جہاں بھی لوگ بیٹھے ہوتے۔ آپؐ وہاں جا کر انکو تعلیم دیتے۔ کہ خدا تعالےٰ ایک ہے۔ اسکے سوا کوئی شخص معبود نہیں۔ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ بیٹی نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ زمین میں نہ آسمان میں اسکا کوئی شریک نہیں۔ اس پر ایمان لانا چاہیئے۔ اور اسی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ اور اسی سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ وہ لطیف ہے۔ اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا اس میں سب طاقتیں ہیں۔ اسنے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اور جب لوگ مر جاتے ہیں۔ تو ان کی روحیں اسی کے پاس جاتی ہیں۔ اور ایک زندگی ان کو دیجاتی ہے۔ اور چاہیئے کہ انسان اسکی محبت کو اپنے دل میں پیدا کرے اور اس سے تعلق کو مضبوط کرے۔ اور اسکے قریب ہونیکی خواہش کرے اور اپنے خیالات اور اپنے عمل اور اپنی زبان کو پاک کرے جھوٹ نہ بولے۔ قتل نہ کرے۔ فساد نہ کرے۔ چوری نہ کرے۔ ڈاکہ نہ مارے عیب نہ لگائے۔ طعنہ نہ دے۔ بدکلامی نہ کرے ظلم نہ کرے حسد نہ کرے۔ اپنے وقت کو اپنے آرام کی عیاشی میں صرف نہ کرے۔ بلکہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور بہتری میں اور محبت اور امن کی اشاعت کرے ؛

مخالفین کی ہنسی اور تمسخر

یہ تعلیم تھی جو آپؐ دیتے۔ مگر باوجود اسکے کہ یہ تعلیم اعلیٰ درجہ کی تھی۔ لوگ آپ پر ہنستے۔ مکہ کے لوگ سخت بت پرست تھے۔ اور سینکڑوں بت بنا کر انہوں نے اپنے معبد میں رکھے ہوئے تھے۔ جن کے سامنے وہ روزانہ عبادت کرتے تھے اور جنکے آگے باہر سے آنے والے لوگ نذرانے چڑھاتے تھے جن پر کئی معزز خاندانوں کا گذارہ تھا۔ ان لوگوں کیلئے ایک خدا کی عبادت بالکل عجیب تعلیم تھی۔ وہ اس امر کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ خدا تعالےٰ کیوں انسان کی شکل میں یا کسی پتھر کے بت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک نہ نظر آنے والے خدا کا تخیل ناممکنات سے سمجھتے تھے۔

پس جب وہ آپ کو دیکھتے ہنستے۔ اور کہتے۔ کہ دیکھو اس شخص نے سب خداؤں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ خیال کرتے تھے۔ کہ کئی خداؤں کے ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ پس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کہتے ہیں۔ کہ ایک ہی خدا ہے۔ اس سے مُراد ان کی یہ ہے۔ کہ انہوں نے اب سب خداؤں کو اکٹھا کر کے ایک ہی بنا دیا اور اپنی اس غلط فہمی کی بے ہودگی کو آپ کی طرف منسوب کر کے خوب قہقہے لگاتے۔ بعث بعد الموت کا عقیدہ بھی ان کے لئے عجیب تھا۔ وہ ہنستے اور کہتے کہ یہ شخص خیال کرتا ہے کہ جب ہم مر جائینگے۔ تو پھر زندہ ہونگے۔

حبشہ میں پہلی ہجرت

جب مسلمانوں کی تکلیفیں بہت بڑھ گئیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اجازت دیدی۔ کہ وہ حبشہ کو جو اس وقت ایک مسیحی حکومت تھی۔ ہجرت کر کے چلے جائیں۔ چنانچہ اکثر مسلمان مرد و عورت اپنا وطن چھوڑ کر افریقہ چلے گئے۔ مکہ والوں نے وہاں بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ بادشاہ کے پاس ایک وفد بھیجا کہ ان لوگوں کو واپس کر دیں۔ تاکہ ہم ان کو سزا دیں۔ یہ مسیحی بادشاہ بہت ہی منصف مزاج تھا۔ جب ان کے پاس مکہ کا وفد پہنچا تو اس نے دوسرے فریق کا بھی بیان سننا پسند کیا۔ اور مسلمان دربار شاہی میں بلائے گئے۔ یہ واقعہ نہایت ہی دردناک ہے۔ ہم قوموں کے ظلموں سے تنگ آ کر وطن کو خیرباد کہنے والے سلمان ابی سینیا کے دربار میں اس خیال سے پیش ہوتے ہیں کہ اب شاید ہم کو ہمارے وطن کو واپس کر دیا جائیگا۔ اور ظالم اہل مکہ اور بھی زیادہ ظلم ہم پر کرینگے۔ جب وہ بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے۔ تو اس نے پوچھا کہ تم لوگ میرے ملک میں کیوں آئے ہو۔ مسلمانوں نے جواب دیا کہ اے بادشاہ ہم پہلے جاہل تھے۔ اور ہمیں نیکی اور بدی کا کوئی علم نہ تھا۔ بتوں کو پوجتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید سے ناواقف تھے۔ ہر ایک قسم کے بُرے کام کرتے تھے۔ ظلم۔ ڈاکہ۔ قتل بدکاری ہمارے نزدیک عیوب نہ تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا۔ اس نے ہمیں ایک خدا کی پرستش سکھائی۔ اور بدیوں سے ہمیں روکا۔ انصاف اور عدل کا حکم دیا۔ محبت کی تعلیم دی۔ نیکی اور تقویٰ کا راستہ بتایا۔ تب وہ لوگ جو ہمارے بھائی بند ہیں۔ انہوں نے ہم پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور ہم کو طرح طرح کے دُکھ دینے شروع کئے۔ ہم آخر تنگ آ کر اپنا وطن چھوڑ دینے پر مجبور ہوئے۔ اور تیرے ملک میں آ گئے اب یہ لوگ ہمیں واپس لے جانے کے لئے یہاں بھی آ گئے ہیں۔ ہمارا قصور اس کے سوا کوئی نہیں کہ ہم اپنے خدا کے پرستار ہیں۔ اس تقریر کا بادشاہ پر اس قدر اثر ہوا۔ کہ اس نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ مکہ کے وفد نے درباریوں سے ساز باز کر کے پھر دوسرے دن بادشاہ کے سامنے وہی سوال پیش کیا۔ اور کہا کہ یہ لوگ حضرت مسیحؑ کو گالیاں دیتے تھے۔ بادشاہ نے دوبارہ پھر مسلمانوں کو بُلایا۔ انہوں نے جو اسلام کی تعلیم مسیح کے متعلق ہے۔ بیان کی کہ ہم ان کو خدا کا پیارا اور نبی مانتے ہیں ہاں ہم ان میں کسی طرح بھی خدائی کے قائل نہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ ایک ہے۔ اس بات پر درباری جوش میں آ گئے۔ اور بادشاہ سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کو سزا دے مگر بادشاہ نے کہا کہ یہی میرا عقیدہ ہے۔ اور میں اس عقیدہ کی وجہ سے ان لوگوں کو ظالموں کے ہاتھ میں نہیں دے سکتا اور پھر درباریوں سے کہا کہ مجھے تمہارے غصہ کی بھی پروا نہیں۔ مَیں خدا کو بادشاہت پر ترجیح دیتا ہوں۔

رسُول کریم صلعم کے خلاف اہل مکہ کی کوششیں

اُدھر اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور زیادہ تکلیفیں دینی شروع کیں۔ اور آخر آپ کے چچا سے جو مکہ کے بڑے رئیس تھے اور انکی وجہ سے لوگ آپ کو زیادہ دُکھ دینے سے ڈرتے بھی تھے۔ کہا کہ آپ کسی اور رئیس کا لڑکا اپنا لڑکا بنا لیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ کر دیں تاہم ان کو سزا دیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ عجیب درخواست ہے۔ کہ میں تمہارے لڑکے کو لیکر اپنا مال اس کے حوالہ کر دوں اور اپنے لڑکے کو تمہارے حوالہ کر دوں۔ کہ تم اسے دُکھ دے دیکر مار دو۔ کیا کوئی جانور بھی ایسا کرتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو مارے۔ اور دوسرے کے لڑکے کو پیار کرے جب اہل مکہ اس سے ناامید ہوئے۔ تو انہوں نے درخواست کی۔ کہ اچھا! آپ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے پر اس قدر زور نہ دیا کرے۔ اور یہ نہ کہا کرے۔ کہ بُتوں کی پرستش جایز نہیں۔ اور جو کچھ چاہے کہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے چچا نے بُلا کر کہا کہ مکہ کے رؤسا ایسا کہتے ہیں۔ کیا آپ ان کو خوش نہیں کر سکتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ کہ اے چچا! آپ کے مجھ پر بہت سے احسان ہیں۔ مگر میں آپ کے لئے اپنے خدا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر آپ کو لوگوں کی مخالفت کا خوف ہے۔ تو آپ مجھ سے الگ ہو جائیں۔ مگر مَیں اس صداقت کو جو مجھے خدا سے ملی ہے۔ ضرور پیش کرونگا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ مَیں اپنی قوم کو جہالت میں مبتلا دیکھوں۔ اور خاموش بیٹھا رہوں۔

جب اہل مکہ کو اس سے بھی ناامیدی ہوئی۔ تو انہوں نے ایک رئیس کو اپنے میں سے چُنا۔ اور اسکی معرفت آپ کو کہلا بھیجا۔ کہ آپ یہ بتائیں۔ کہ ملک میں یہ فساد آپ نے کیوں مچا دیا ہے۔ اگر آپ کی یہ غرض ہے کہ آپ کو عزت مل جائے۔ تو ہم سب شہر میں سے آپ کو معزز قرار دیدیتے ہیں۔ اگر مال کی خواہش ہے۔ تو ہم سب شہر کے لوگ اپنے مالوں کا ایک ایک حصہ الگ کر کے آپ کو دیدیتے ہیں۔ جس سے آپ سارے شہر سے زیادہ امیر ہو جائیں۔ اگر حکومت کی خواہش ہے۔ تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر شادی کی خواہش ہے تو جس عورت سے آپ چاہیں۔ آپ کی شادی کر دی جائیگی۔ مگر آپ ایک خدا کی پرستش کی تعلیم نہ دیں۔ جس وقت وفد نے یہ پیغام آپ کو آ کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھو۔ اگر سورج کو میرے ایک طرف اور چاند کو دوسری طرف لا کر کھڑا کر دو۔ یعنی یہ دنیا کا مال تو کیا ہے۔ اگر چاند اور سورج بھی میرے قبضہ میں دیدو۔ تب بھی میں اس تعلیم کو نہیں چھوڑوں گا ؛

بیرونی لوگوں کا مکہ آنا، اور اہل مکہ کا انہیں روکنا

اس وقت تک کل دس آدمی رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ مگر جب مکہ کے ظلموں کی خبر باہر پہنچی۔ تو لوگوں نے تحقیقات کے لئے مکہ آنا شروع کیا۔ اس پر اہل مکہ بہت گھبرائے۔ اور انہوں نے شہر کی سڑکوں پر پہرے مقرر کر دئے۔ تاکہ کوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل نہ سکے۔ اور ارادہ کیا کہ آپ کو قتل کر دیں۔ اس پر آپ کے چچا اور دیگر رشتہ دار آپ سمیت ایک وادی میں چلے گئے تاکہ آپ کی حفاظت کریں۔ پس جب اس طرح بھی کام چلتا نہ دیکھا۔ تو سب اہل مکہ نے معاہدہ کر لیا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان اور سب مسلمانوں کا مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان کے پاس کوئی کھانے پینے اور پہننے کی چیز فروخت نہ کرے۔ اور نہ ان سے شادی بیاہ کا تعلق کیا جائے۔ اور نہ ان سے صلح کی جاوے۔ جب تک کہ وہ آپ کو قتل کے لئے سپرد نہ کر دیں۔

مقاطعہ کی دردناک تکالیف

مکہ ایک اکیلا شہر ہے۔ اس کے گرد چالیس میل تک کوئی اور شہر نہیں پس یہ فیصلہ سخت تکلیف دہ تھا۔ مکہ والوں نے پہرے لگا دئے۔ کہ کوئی شخص ان کے ہاتھ کوئی کھانے کی چیز فروخت نہ کرے۔ اور برابر تین سال تک اس سخت قید میں آپ کو رہنا پڑا۔ راتوں کے اندھیروں میں پوشیدہ طور پر جس قدر غلہ وہ داخل کر سکتے کر لیتے۔ مگر پھر بھی اسقدر نگرانی میں وہ کہاں تک انتظام کر سکتے تھے۔ بہت دفعہ کئی کئی دنوں تک جھاڑیوں کے پتے اور شاخوں کے چھلکے کھا کر انکو گذارہ کرنا پڑتا تھا۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ ان تکلیف کے دنوں میں سب کی صحتیں خراب ہو گئیں۔ اور پیٹ پشت سے لگ گئے۔ ہفتہ نہیں دو ہفتہ نہیں۔ تین سال متواتر

وہ بھی خواہ نبی نوع اپنے ماننے والوں کے ساتھ صرف اس لئے دکھ دیا گیا کہ وہ کیوں خدائے واحد کی پرستش اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ مگر اس نے ان تکالیف کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی۔ تین سال کی متواتر تکلیف کے بعد بعض رؤسا مکہ کی انسانیت اس ظالمانہ فعل پر بغاوت کرنے لگی۔ اور انہوں نے اس معاہدہ کو جو رسول کریم صلعم کے خلاف کیا گیا تھا چاک کر دیا۔ اور آپ اس وادی سے نکل کر باہر آ گئے۔ مگر آپ کے چچا اور آپ کی بیوی ان صدمات کے اثر سے نہ بچ سکے۔ اور کچھ دنوں کے بعد فوت ہو گئے۔

اہل طائف کو پیغام حق اور ان کا سلوک

اہل مکہ کی بے پرواہی کو دیکھ کر آپ نے عرب کے دوسرے شہروں کی طرف توجہ کی اور طائف کے لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی طرف دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ طائف مکہ سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ایک پرانا شہر ہے۔ اس شہر کے لوگوں کو جب آپ نے خدا کا کلام سنایا تو وہ مکہ والوں سے بھی زیادہ ظالم ثابت ہوئے۔ پہلے انہوں نے گالیاں دیں پھر کہا کہ شہر سے نکل جاویں جب آپ واپس آ رہے تھے۔ تو بدمعاشوں اور کتوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ پتھر پر پتھر چاروں طرف سے آپ پر پڑتے تھے۔ اور کتے پیچھے دوڑتے تھے۔ سر سے پاؤں تک آپ خون سے تر بتر تھے۔ مگر اس وقت اہل طائف کی نسبت جو خیالات آپ کے دل میں موجزن تھے وہ ان الفاظ سے ظاہر ہیں۔ جو اس سنگباری کے وقت آپ کی زبان پر جاری تھے۔ آپ خون اپنے جسم پر سے پونچھتے جاتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اے خدا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں ان کو جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ وہ درست اور سچ ہے۔ اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اچھا سمجھ کر کر رہے ہیں۔ اس لئے تو ان پر ناراض نہ ہو اور ان پر عذاب نازل نہ کر بلکہ ان کو سچائی کے قبول کرنے کی توفیق دے۔

کیسی تکلیف کے وقت کیسے محبت سے بھرے ہوئے الفاظ کہے گئے ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر انسانی ہمدردی کی مثال کہیں مل سکتی ہے؟

اہل مدینہ کا قبول حق

سچ چھپا نہیں رہتا۔ آپ کی تعلیم کی خبریں باہر مشہور ہونی شروع ہوئیں اور یثرب نامی ایک شہر کے لوگ (جسے اب مدینہ کہتے ہیں) حج کے لئے مکہ آئے تو آپ سے بھی ملے آپ نے ان کو اسلام کی تعلیم دی اور ان لوگوں کے دلوں پر اس نے گہرا اثر کیا۔ انہوں نے واپس جا کر اپنے شہر کے لوگوں سے ذکر کیا اور ستر آدمی دوسرے سال تحقیق کے لئے آئے جو سب اسلام لے آئے۔ اور انہوں نے درخواست کی کہ آپ انہیں کے شہر میں چلے چلیں مگر آپ نے اس وقت ان کی بات پر عمل کرنا مناسب نہ سمجھا ہاں وعدہ کیا کہ جب ہجرت کا موقعہ ہوگا تو آپ مدینہ تشریف لائیں گے۔

اہل مکہ کا دوبارہ منصوبہ قتل اور آپ کی ہجرت

جب اہل مکہ کو معلوم ہوا کہ اب باہر بھی آپ کی تعلیم پھیلنی شروع ہو گئی ہے۔ تو انہوں نے ہر قبیلہ میں سے ایک ایک آدمی چنا کہ سب مل کر آپ کو رات کے وقت قتل کر دیں۔ اور یہ اس لئے کیا۔ کہ اگر آپ کی قوم اس کو ناپسند کرے۔ تو وہ سب قوموں کے اجتماع سے ڈر کر بدلہ نہ لے سکے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے پہلے سے بتا دیا تھا۔ آپ اس رات مکہ سے نکل کر ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ جہاں کے لوگوں پر اسلام کی تعلیم کا ایسا اثر ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں قریباً سب مدینہ کے لوگ اسلام لے آئے اور آپ کو انہوں نے اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اور اس طرح وہ کونے کا پتھر جسے اس کے شہر کے معماروں نے رد کر دیا تھا۔ مدینہ کی حکومت کا تاج بنا۔

آپ کے مشاغل مدینہ میں

اس ترقی کے زمانہ میں بھی آپ نے اپنا شغل تعلیم اور وعظ ہی رکھا اور اپنی سادہ زندگی کو کبھی نہیں چھوڑا۔ آپ کا شغل یہ تھا۔ کہ آپ لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی تعلیم دیتے۔ اور اخلاق فاضلہ اور معاملات کے متعلق اسلامی احکام لوگوں کو سکھاتے۔ پانچ وقت کی نمازیں خود آ کر مسجد میں پڑھاتے۔ (مسلمانوں میں بجائے ہفتہ میں ایک دفعہ عبادت کرنے کے پانچ دفعہ ہر روز مسجد میں جمع ہو کر عبادت کی جاتی ہے) جن لوگوں میں جھگڑے ہوتے ان کا فیصلہ کرتے ضروریات قومی کی طرف توجہ کرتے۔ جیسے تجارت۔ تعلیم۔ حفظان صحت وغیرہ پھر غربا کے حالات معلوم کرتے۔ اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے۔ حتیٰ کہ جن لوگوں کے گھروں میں کوئی سودا لانے والا نہ ہوتا۔ ان کے لئے سودے لا دیتے اور باوجود ان سب کاموں کے کبھی بچوں کے اندر قومی روح پیدا کرنے کے لئے ان میں جا کر شامل ہو جاتے اور ان کو ان کی کھیلوں میں جوش دلاتے جب گھر میں داخل ہوتے تو اپنی بیویوں سے مل کر گھر کا کام کرنے لگتے۔ اور جب رات ہوتی اور سب لوگ آرام سے سو جاتے تو آپ آدھی رات کے بعد اٹھ کر رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں سوج جاتے۔

آپ کی تعلیم کا خلاصہ

جو تعلیم آپ دیتے تھے۔ اس کا خلاصہ یہ تھا (۱) آپ اس تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک ہے باقی جو کچھ بھی ہے۔ خواہ وہ فرشتے ہوں۔ خواہ انسان سب اس کی مخلوق ہے۔ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی ہتک ہے کہ وہ انسان کے جسم میں آ جاتا ہے۔ یا اس کی کوئی اولاد ہوتی ہے۔ یا وہ بتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ سب ان باتوں سے پاک ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ جس قدر مصلح گذرے ہیں۔ سب اس کے بندے تھے۔ کسی کو الوہیت کی حقیقت حاصل نہ تھی سب کو اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ اور صرف اسی سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اور اسی پر اپنے تمام کاموں میں بھروسہ رکھنا چاہئے۔

(۲) یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ درجہ کی روحانی اور اخلاقی اور تمدنی ترقیات کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور وہ ہمیشہ دنیا میں اسی غرض کو جاری رکھنے کے لئے نبی بھیجتا رہا ہے۔ اور ہر قوم میں بھیجتا رہا ہے۔ آپ اس امر کے سخت مخالف تھے۔ کہ نبوت کو کسی ایک قوم میں محدود سمجھا جاوے۔ کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ پر جانبداری کا الزام آتا ہے جس سے وہ پاک ہے۔ آپ دنیا کے ہر قوم کے نبیوں کی تصدیق کرتے تھے۔

(۳) آپ اس امر پر زور دیتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنا کلام نازل کرتا رہا ہے۔ اور آپ کا دعویٰ تھا۔ کہ آخری زمانہ کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ اور اسی بناء پر آپ قرآن کریم کو سب پہلی کتب سے مکمل سمجھتے تھے۔ اور اسی کی تعلیم کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے۔

(۴) آپ کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی ہستی کا یقین دلانے کے لئے ہمیشہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور ان کے لئے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ اور آپ دعویٰ کرتے تھے۔ کہ جو لوگ بھی آپ کی تعلیم پر عمل کریں گے۔ وہ اپنے تجربہ سے ان باتوں کی صداقت کو معلوم کر لیں گے۔ اور میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر آپ کو کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ بات بالکل درست ہے۔ میں نے خود بھی اسلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی باتیں سنی ہیں۔ جس طرح موسیٰ اور مسیح علیہما السلام کے زمانہ کے لوگ سنتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے کئی دفعہ مجھے ایسے نشان دکھائے ہیں جو انسانی طاقت سے باہر تھے۔

(۵) آپ کہتے تھے۔ کہ سچے مذہب کی علامت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی زندگی کے سامان کرتا رہے اور فرماتے تھے۔ کہ اسلام کو انسانی خیالات کی تعدی سے محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایسے نبی بھیجتا رہے گا جو اس کی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ ابھی ایک نبی احمد ہندوستان میں اسی غرض سے ظاہر ہوا ہے۔ اور میں اس کا خلیفہ ہوں۔ اور میرے ساتھی اس کی جماعت میں سے ہیں۔

(۶) آپ فرماتے تھے۔ کہ باوجود مذہبی اختلاف کے لوگوں کو آپس میں محبت سے رہنا چاہئے۔ اور مذہبی اختلاف کی وجہ سے جھگڑنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ اگر کسی کے پاس سچائی ہے۔ تو لڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ سچائی کو پیش کرے خود ہی لوگ متاثر ہوں گے۔ چنانچہ آپ اپنی مسجد میں عیسائیوں کو بھی عبادت کرنے کی اجازت دیتے تھے۔ اور یہ ایسی وسعت حوصلگی ہے۔ کہ اس وقت کے لوگ تو الگ رہے آج کل کے لوگ بھی اس کی مثال پیش نہیں کر سکتے۔

(۷) آپ اس امر پر بہت زور دیتے تھے۔ کہ انسانی زندگی کے

دو پہلو ہیں۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ایسے وابستہ ہیں۔ کہ الگ نہیں ہو سکتے۔ جسمانی حصہ روحانی پر اثر ڈالتا ہے۔ اور روحانی جسمانی پر۔ پس آپ کی تعلیم میں اس امر پر خاص زور تھا۔ کہ بغیر دلی پاکیزگی کے ظاہر عبادتیں قائم نہیں رہ سکتیں۔ اور یہ بھی کہ ظاہری عبادتوں کے بغیر خیالات کی بھی تربیت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کامل تربیت کے لئے انسان کو دونوں باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

(۸) آپ انسان کی اخلاقی حالتوں کے متعلق یہ تعلیم دیتے تھے۔ کہ سب انسان پاک فطرت لیکر پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو خرابی پیدا ہوتی ہے۔ وہ پیدائش کے بعد غلط تعلیم یا تربیت سے پیدا ہوتی ہے۔ پس آپ بچوں کی نیک تربیت اور اعلیٰ تعلیم پر خاص طور پر زور دیتے تھے۔

(۹) آپ اس امر پر بھی زور دیتے تھے کہ اخلاق کی اصل غرض انسان کی اپنی اور دوسرے لوگوں کی اصلاح ہے۔ پس اخلاقی فاضلہ وہی ہیں۔ جن سے انسان کا نفس اور دوسرے لوگ پاکیزگی حاصل کریں۔ پس آپ کبھی ایک تعلیم پر زور نہیں دیتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ ہر چیز کے سب پہلوؤں کو بیان کرتے تھے۔ مثلاً یہ نہیں کہتے تھے کہ نرمی کرو عفو کرو بلکہ یہ فرماتے تھے۔ کہ جب کوئی شخص تم کو تکلیف دے۔ تو یہ سوچو کہ اس شخص کی اصلاح کس بات میں ہے۔ اگر وہ شخص شریف الطبع ہے۔ اور معاف کرنے سے آئندہ ظلم کی عادت چھوڑ دیگا۔ اور وہ اس نمونہ سے فائدہ حاصل کرے گا۔ تو اسے معاف کردو اور اگر یہ دیکھو کہ وہ شخص بہت گندہ ہو چکا ہے۔ اور اگر تم اسے معاف کر دوگے۔ تو وہ یہ سمجھیگا۔ کہ اس شخص نے مجھ سے ڈر کر مجھے سزا نہیں دی یا نہیں دلوائی اور اس وجہ سے وہ بدی پر دلیر ہو جائے گا۔ اور لوگوں کو بھی دکھ دے گا۔ تو اسے اس کے جرم کے مطابق سزا دو۔ کیونکہ ایسے شخص کو معاف کرنا۔ دوسرے ناکردہ گناہ لوگوں پر ظلم ہے۔ جو ایسے شخص کے ہاتھوں سے تکلیف اٹھاتے ہیں۔ یا آئندہ اٹھا سکتے ہیں۔

(۱۰) آپ کی یہ بھی تعلیم تھی کہ کبھی کسی دوسری حکومت پر حملہ نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ جنگ صرف بطور دفاع کے جائز ہے۔ اور اس وقت بھی اگر دوسرا فریق اپنی غلطی پر پشیمان ہو کر صلح کرنی چاہے۔ تو صلح کر لینی چاہیئے۔

(۱۱) آپ کی یہ بھی تعلیم تھی کہ انسان کی روح مرنے کے بعد برابر ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اور کبھی فنا نہ ہوگی۔ حتیٰ کہ گنہگار لوگ بھی ایک مدت اپنے اعمال کی سزا بھگت کر خدا کے رحم سے بخشے جائیں گے۔ اور دائمی ترقی کی سڑک پر چلنے لگیں گے۔

اہل مکہ کی چڑھائی

اہل مکہ نے جب دیکھا کہ مدینہ میں آپ کو اپنی تعلیم کے عام طور پر پھیلانے کا موقعہ مل گیا ہے۔ اور لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے لگے ہیں۔ تو انہوں نے متواتر مدینہ پر چڑھائیاں کرنی شروع کیں۔ مگر ان لشکر کشیوں کا نتیجہ بھی ان کے حق میں برا نکلا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بھی برتری ثابت ہوئی کیونکہ گو بڑی بڑی تیاریوں کے بعد مکہ والوں نے مدینہ پر حملہ کیا۔ اور مسلمان ہر دفعہ تعداد میں ان سے کم تھے۔ عموماً ایک مسلمان تین اہل مکہ کے مقابلہ پر ہوتا تھا۔ مگر پھر بھی غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ اور اہل مکہ کو شکست ہوئی بعض دفعہ بیشک مسلمانوں کو عارضی تکلیف بھی پہنچی۔ مگر حقیقی معنوں میں کبھی شکست نہیں ہوئی۔ اور لشکر کشیوں کے دو نتیجے نکلے۔ ایک تو یہ بجائے اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تباہ ہوتے آپ سارے عرب کے بادشاہ ہو گئے۔ اور دوسرا یہ کہ ان لڑائیوں میں آپ کو نئی ایسے اخلاق دکھانے کا موقع ملا۔ جو بغیر جنگوں کے مخفی رہتے۔ اور اس سے آپ کی اخلاقی برتری ثابت ہوئی۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ آپ نے کیسی وفاداری اور قربانی کی روح ایک مردہ قوم میں پھونک دی تھی۔

جنگ احد کا واقعہ

چنانچہ مثال کے طور پر میں احد کی جنگ کا واقعہ بیان کرتا ہوں مدینہ آنے کے تین سال بعد کفار مکہ نے تین ہزار کا لشکر تیار کر کے مدینہ پر حملہ کیا۔ مدینہ مکہ سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ دشمن اپنی طاقت پر ایسا نازاں تھا کہ مدینہ تک حملہ کرتا ہوا چلا آیا۔ اور مدینہ سے آٹھ میل پر احد مقام پر رسول کریم صلعم اس کو روکنے کے لئے گئے۔ آپ کے ساتھ ایک ہزار سپاہی تھے۔ آپ نے جو احکام دئے۔ ان کے سمجھنے میں ایک دستہ فوج سے غلطی ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو پہلے فتح ہو چکی تھی۔ دشمن پھر لوٹ پڑا اور ایک وقت ایسا آیا کہ دشمن نے زور کر کے مسلمانوں کو اس قدر پیچھے دھکیل دیا۔ کہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے نرغہ میں رہ گئے۔ آپ نے جرأت اور دلیری کا یہ نمونہ دکھایا۔ کہ باوجود اس کے کہ آپ کی فوج ہٹ گئی تھی۔ مگر آپ پیچھے نہ ہٹے اور دشمن کے مقابلہ پر کھڑے رہے۔ جب مسلمانوں کو معلوم ہوا۔ کہ رسول کریم صلعم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے۔ اور وہیں کھڑے ہیں۔ تو انہوں نے یکدم حملہ کر کے آپ تک پہنچنا چاہا۔ لیکن صرف چودہ آدمی آپ تک پہنچ سکے۔ اس وقت ایک شخص نے پتھر مارا اور آپ کا سر زخمی ہو گیا۔ اور بیہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔ اور آپ کو بچاتے ہوئے کئی اور مسلمان قتل ہو کر آپ پر جا گرے۔ اور لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ وہ لوگ ایک عاشق کی طرح تھے۔ اس خبر کو سنکر کئی لوگ میدان جنگ میں ہی ہتھیار ڈال کر بیٹھ گئے۔ اور رونے لگے۔ ایک مسلمان سپاہی جس کو اس امر کا علم نہ تھا۔ وہ ایک شخص کے پاس سے گذرا۔ اور اس سے پوچھا کہ کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو شہید ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ واہ! اس سے بڑھکر لڑنے کا موقعہ اور کب ہوگا۔ جہاں ہمارا محبوب گیا ہے۔ وہیں ہم جائیں گے۔ یہ کہہ کر تلوار ہاتھ میں لے کر دشمن کی صفوں پر ٹوٹ پڑا۔ اور آخر مارا گیا۔ جب اس کی لاش کو دیکھا گیا۔ تو ستر زخم اس پر لگے ہوئے تھے۔

جو لوگ آپ کے پاس تھے۔ انہوں نے جب آپ کے جسم کو لاشوں کے نیچے سے نکالا۔ تو معلوم ہوا کہ آپ زندہ ہیں۔ اسی وقت پھر لشکر اسلام جمع ہونا شروع ہو گیا۔ اور دشمن بھاگ گیا۔ اس وقت ایک مسلمان سپاہی اپنے ایک رشتہ دار کو نہ پاکر میدان جنگ میں تلاش کرنے لگا۔ آخر اسے میدان جنگ میں اس حالت میں پایا کہ اس کی دونوں لاتیں کٹی ہوئی تھیں۔ اور سب جسم زخمی تھا۔ اور اس کی آخری حالت معلوم ہوتی تھی۔ اس کو دیکھتے ہی اس زخمی نے پوچھا۔ کہ رسول صلعم کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا آپ خیریت سے ہیں۔ یہ بات سنکر اس کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ اور اس نے کہا کہ اب میں خوشی سے جان دوں گا۔ پھر اس عزیز کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ میری ایک امانت ہے۔ وہ میرے عزیزوں کو پہنچا دینا اور وہ یہ ہے کہ ان سے کہنا کہ محمد رسول اللہ خدا تعالیٰ کی امانت ہے۔ اس کی حفاظت تمہارے ذمہ ہے دیکھنا اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرنا اور یہ کہہ کر مسکراتے ہوئے جان دیدی۔

ایک خاتون کی وفاداری

یہ تو مردوں کی وفاداری کا حال ہے۔ عورتیں اس سے کم نہ تھیں۔ مدینہ میں بھی یہ خبر پہنچ گئی تھی۔ کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ اور سب عورتیں اور بچے شہر سے نکل کر میدان جنگ کی طرف گھبرا کر چل پڑے تھے۔ اتنے میں ان کو اسلامی لشکر جو خوشی سے آپ سمیت واپس لوٹ رہا تھا ملا۔ ایک عورت نے ایک سپاہی سے آگے بڑھ کر پوچھا کہ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ آپ خیریت سے ہیں۔ اس نے اس کی پرواہ نہ کی اور اسے کہا کہ تیرا باپ مارا گیا ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں تجھ سے اپنے باپ کے متعلق نہیں پوچھتی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتی ہوں۔ اس نے پھر بھی پرواہ نہ کی۔ اور کہا کہ تیرے دونوں بھائی بھی مارے گئے ہیں۔ اس نے پھر چڑ کر کہا کہ میں تجھ سے بھائیوں کے متعلق نہیں پوچھتی۔ میں رسول کریم کے متعلق پوچھتی ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ تو خیریت سے ہیں۔ اس پر اس عورت نے کہا کہ الحمد للہ اگر آپ زندہ ہیں تو سب دنیا زندہ ہے۔ پھر مجھے پرواہ نہیں کہ میرا باپ مارا گیا ہے۔ یا میرے بھائی مارے گئے ہیں۔ یہ اخلاص اور یہ محبت اس کامل نمونہ کے بغیر جو آپ نے دکھایا۔ اور اس گہری محبت کے بغیر جو آپ کو بنی نوع انسان سے تھی کسطرح پیدا ہو سکتی تھی۔

ایک اور لڑائی کا واقعہ

اسی طرح ایک دفعہ اسلامی لشکر پہاڑی درہ میں سے گذر رہا تھا۔ جس کے دونوں طرف دشمن کے تیر انداز چھپے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو ان کی جگہ کا علم نہ تھا۔ ایک تنگ سڑک درمیان سے گذرتی تھی۔ جب اسلامی لشکر عین درمیان میں آ گیا تو دشمن نے تیر مارنے شروع کئے۔ اس اچانک حملہ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گھوڑے اور اونٹ ڈر کر دوڑ پڑے۔ اور بے قابو ہو گئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چار ہزار دشمن تیر اندازوں کے اندر صرف سولہ آدمیوں سمیت رہ گئے۔ باقی سب لشکر پراگندہ ہو گیا۔ آپ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ اور دشمن کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ جو ساتھی باقی رہ گئے۔ وہ گھبرا گئے۔ اور انہوں نے آپ کے گھوڑے کی باگیں پکڑ لیں کہ جناب اس وقت دشمن فاتحانہ بڑھا چلا آ رہا ہے۔ اسلامی لشکر بھاگ چکا ہے۔ آپ کی جان پر اسلام کا مدار ہے۔ پیچھے ہٹیے۔ تاکہ اسلامی لشکر کو جمع ہونے کا موقعہ ملے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے گھوڑے کی باگ چھوڑ دو۔ اور پھر بلند آواز سے کہا۔ میں خدا کا نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں کون ہے۔ جو مجھے نقصان پہنچا سکے۔ یہ کہہ کر دشمن کی طرف ان سولہ آدمیوں سمیت بڑھنا شروع کیا۔ جو پیچھے رہ گئے تھے۔ مگر دشمن آپ کو نقصان نہ پہنچا سکا۔ پھر آپ نے ایک شخص کو جو بلند آواز والا تھا کہا کہ بلند آواز سے کہو کہ اے اہل مدینہ! خدا کا رسول تم کو بُلاتا ہے۔ ایک صحابی کہتا ہے کہ ہمارے گھوڑے اور اونٹ اس وقت سخت ڈرے ہوئے تھے۔ اور بھاگے جاتے تھے۔ ہم ان کو واپس موڑتے تھے۔ اور وہ مڑتے نہ تھے۔ جس وقت یہ آواز آئی۔ اس وقت ایک دم ظاہری حالت ایسی ہو گئی۔ کہ گویا ہم مردہ ہیں۔ اور خدا کی آواز ہمیں بُلاتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس آواز کے آتے ہی میں بے تاب ہو گیا۔ میں نے اپنے اونٹ کو واپس لیجانا چاہا۔ مگر وہ باگ کے کھینچنے سے دُہرا ہو جاتا تھا۔ مگر مڑتا نہ تھا۔ میرے کان میں یہ آواز گونج رہی تھی کہ خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ اونٹ مجھے دور ہی دور لئے جاتا ہے تو میں نے تلوار نکال کر اس کی گردن کاٹ دی۔ اور پیدل دیوانہ وار اس آواز کی طرف بھاگ پڑا۔ اور بے اختیار کہتا جاتا تھا کہ حاضر ہوں۔ حاضر ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ یہی حال سب لشکر کا تھا۔ جو سواری کو موڑ سکا۔ وہ موڑ کر آپ کے پاس آ گیا۔ اور جو سواری کو نہ موڑ سکا۔ وہ سواری سے کود کر پیدل دوڑ پڑا۔ جو یہ بھی نہ کر سکا۔ اس نے سواری کو قتل کر دیا۔ اور آپ کی طرف دوڑ پڑا۔ اور چند منٹ میں سب لوگ اس طرح آپ کے گرد جمع ہو گئے جس طرح کہ کہتے ہیں مُردے اسرافیل کے صور پر قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے

جنگ کے متعلق اسلامی ہدایات

آپ لڑائی میں ہمیشہ تاکید کرتے تھے کہ مسلمان کبھی پہلے خود حملہ نہ کریں۔ ہمیشہ دفاعی طور پر لڑیں۔ اور یہ کہ عورتوں کو نہ ماریں۔ بچوں کو نہ ماریں۔ پادریوں کو نہ ماریں۔ بوڑھوں اور معذوروں کو نہ ماریں جو ہتھیار ڈالدیں انکو نہ ماریں۔ درخت نہ کاٹیں۔ عمارتیں نہ گرائیں قصبوں اور گاؤں کو نہ لوٹیں۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کسی نے ایسی غلطی کی ہے تو اس پر سخت ناراض ہوتے۔

فتح مکہ اور عفو کی بے نظیر مثال

جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اہل مکہ پر فتح دی۔ تو مکہ کے لوگ کانپ رہے تھے۔ کہ اب نہ معلوم ہمارے ساتھ کیا سلوک ہو گا مدینہ کے لوگ جنہوں نے خود ان تکلیفوں کو نہ دیکھا تھا۔ جو آپ کو دی گئیں۔ مگر دوسروں سے سنا تھا۔ وہ آپ کی تکالیف کا خیال کر کے مکہ کے لوگوں کے خلاف جوش میں بھرے ہوئے تھے۔ مگر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ تو سب لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ اے لوگو! آج میں ان سب قصوروں کو جو تم نے میرے حق میں کئے ہیں۔ معاف کرتا ہوں۔ تم کو کوئی سزا نہیں دی جائیگی۔

رسول کریمؐ نے ہر قسم کے اخلاق دکھائے

اگر جنگیں نہ ہوتیں۔ اور آپ کو بادشاہت نہ ملتی۔ تو آپ کامل نمونہ کس طرح دکھاتے اور انسانی اخلاق کے اس پہلو کو کس طرح دکھاتے۔ غرض کہ جنگوں نے بھی آپ کے اخلاق کے ایک پہلو پر سے پردہ اُٹھایا۔ اور آپ کی صلح اور امن سے محبت آپ کے عفو اور آپ کے رحم کو ظاہر کیا۔ کیونکہ سچا رحم کرنیوالا اور عفو کرنیوالا وہی ہے جسے طاقت ہے اور رحم کرے۔ اور سچا سخی وہی ہے جسے دولت ملے اور وہ تقسیم کرے۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے ظالم دشمنوں پر فتح دی اور آپ نے ان کو معاف کر دیا۔ آپؐ کو اس نے بادشاہت دی اور آپ نے اس بادشاہت میں بھی غربت سے گذارہ کر کے اور سب مال حاجتمندوں میں تقسیم کر کے اس بات کو ثابت کر دیا کہ آپ غرباء کی خبر گیری کی تعلیم اس لئے نہیں دیتے تھے۔ کہ آپؐ کے پاس کچھ نہیں تھا۔ بلکہ آپ جو کہتے تھے۔ اس پر عمل بھی کرتے تھے۔

وصال

آپ نے زندگی کے ہر لمحہ کو خدا کیلئے تکلیف اُٹھانے میں خرچ کیا۔ اور گویا آپ روز ہی خدا کیلئے مارے جاتے تھے ترسیٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ اور بیماری کی حالت میں بھی آپ کو یہی خیال تھا کہ کبھی لوگ میرے بعد شرک نہ کرنے لگیں چنانچہ بیماری موت میں آپ بار بار گھبرا کر فرماتے تھے کہ خدا بُرا کرے ان لوگوں کا جنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت کی جگہیں بنا لیا ہے۔ یعنی اپنے نبیوں کو الوہیت کی صفات دیکر ان سے دُعائیں وغیرہ مانگتے ہیں۔ جس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان ایسا نہ کریں۔ اس طرح شرک کی تردید کرتے ہوئے آپ اپنے پیدا کرنیوالے سے جا ملے۔ مگر باوجود اس کے لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتے ہیں۔ حالانکہ سب سے زیادہ شرک کے مٹانیوالے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہوں نے اپنی سب عمر اس کام میں خرچ کی ہے۔ اور دنیا میں جو خیالات توحید کے نظر آتے ہیں۔ وہ سب ان کی اور ان کے متبعین کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہیں والسلام

لیکچر کے بعد سوال و جواب

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا لیکچر ختم ہو چکا تو پریذیڈنٹ نے کھڑے ہو کر بیان کیا۔ جو دلچسپ لیکچر (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی اور تعلیم پر آپ نے سنا ہے۔ وہ بہت ہی عمدہ ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ نے سمجھ لیا ہے کہ حضرت (محمدؐ) صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے اور انہوں نے کیا تعلیم دی۔ اگر کسی کو کوئی سوال کرنا ہو تو دریافت کر سکتے ہیں۔

اس پر ایک شخص کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے سوال کیا (۱) کہ کیا ہمارا دوست بیان کریگا کہ وہ کیا مومنٹ ہے جسکو وہ پیش کرتے ہیں۔

حضرت نے چودہری صاحب کو اس کے جواب کے لئے جو ہدایت دی اسکو مد نظر رکھ کر چودہری صاحب نے حسب ذیل جواب دیا:۔

جیسا کہ اس لیکچر کے ایک حصہ میں بیان کیا گیا ہے اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسکو انسانی دخل سے محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگ آتے رہتے ہیں جو آسمانی تائیدات سے اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اور اسکی تعلیم کو پھیلاتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی جب مسلمانوں نے اسلام کی اصل تعلیم کو چھوڑ دیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک نبی احمدؑ نام ہندوستان میں برپا کیا جس نے خدا سے وحی پا کر حقیقی مسلمان کے کمال کو ظاہر کیا۔ انہوں نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ وہ خدا کے نبی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لائے تھے اس پر عمل کرتے اور اسی کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے۔ اس تعلیم کی خوبی اور کمال کو انہوں نے اپنی زندگی سے ثابت کیا کہ انسانی کمال صرف اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے مل سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی ظاہر کیا کہ جس طرح مسیح آئے تھے۔ اور وہ ایک فارن گورنمنٹ کے ماتحت تھے اسی طرح مسیح موعود بھی ایک فارن گورنمنٹ یعنی برطانیہ حکومت میں آیا۔ انہوں نے یہ بھی ظاہر کیا کہ ان کا آنا اسی طرح سے تھا جس طرح سے مسیح آیا تھا۔ یہ مختصر دعویٰ اس تحریک کے بانی کا تھا۔ اور اسی کی طرف ہم دنیا کو بلاتے ہیں۔

سوال پریذیڈنٹ :۔ لڑائی کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ دنیا سمجھ چکی ہے کہ جنگ نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر آپ کا کیا خیال ہے ؟

جواب۔ جیسا کہ حضرت اقدس نے لنڈن میں ایک لیکچر کے دوران میں بیان کیا ہے کہ احمدیہ مومنٹ کے بانی کا ایک نام صلح کا شہزادہ بھی ہے۔ اس کے ہاتھ پر ایک دین ہو کر تمام جنگوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اس نے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر دیا۔ اور اسکی تمام تعلیمات یہی بتاتی ہیں کہ انسان باہم محبت اور پیار سے رہیں۔ اور دُنیا سے لڑائی کا نام اُٹھ جائے ہم ایسی کوشش کرتے ہیں۔ کہ عالمگیر امن اور صلح ہو۔

اسکے بعد پریذیڈنٹ نے کھڑے ہو کر اپنے کلب کی طرف سے حضرت اقدس

اللہ ۔۔۔ تہاران

جرمن کی حیرت انگیز ادویات

تین ماہ میں ۳۰ ہزار بوتل کی فروخت

نیورا ایسیتھین:۔ آجکل جبکہ دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے قسم قسم کے غم و فکر اور کمزوریاں لاحق ہو رہی ہیں۔ اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ کسی ایسی چیز کا استعمال کیا جاوے۔ جو دماغ کو تازہ فکر کو دور اور طاقت کو نئے سرے سے قائم کر دے اور ضروری ہے۔ کہ یہ چیز بطور غذا کے ہو نہ بطور دوا۔ کیونکہ دواؤں کے استعمال سے ڈر ہوتا ہے۔ کہ عادت نہ پڑ جائے یا کوئی اور بیماری نہ پیدا ہو جائے۔ نیورا ایسیتھین ہومیوں نے اس محسوس ہونے والی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ نیورا ایسیتھین وہ فاسفوری مادہ ہے۔ جس سے انسانی دماغ اور حرام مغز بنا ہوا ہے۔ پس ان کا قدرتی علاج ہے۔ جب کہ دوسرے فاسفورس غیر طبعی ہیں۔ اور ان کا ایک حصہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح گردوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن نیورا ایسیتھین بلا کسی قسم کے نقصان پہنچانے کے پورے طور پر جسم میں جذب ہو جاتی ہے۔ اور پورے طور پر دماغ اور حرام مغز کی غذا بن کر بیسیوں قسم کی بیماریوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ مہذب اقوام جو کہ اس سے واقف ہیں۔ وہ ان ہومیوں کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ جاپان میں صرف تین ماہ کے اندر ۳۰۰۰۰ ہزار بوتل فروخت ہوئی۔ جرمن کے ایک بڑے مشہور ڈاکٹر لکھتے ہیں۔ کہ انکے استعمال نے جرمن میں بے وقت موت میں کمی پیدا کر دی ہے۔ انگلینڈ کے بہت بڑے اخبار پال مال گزٹ نے اس کو بیسویں صدی کی حیرت انگیز ایجاد بتایا ہے۔ چنانچہ وہاں کثرت سے یہ دوائی استعمال ہو رہی ہے۔ ضعف دماغ خواہ عام خواہ مخصوص قوتوں کا۔ خون کی کمی۔ پرانی سر درد۔ درد کمر۔ اعصاب کی کمزوری۔ سستی۔ دل کی دھڑکن گھبراہٹ۔ قوت ارادہ۔ غذا کی کمی۔ بدہضمی۔ سل کی ابتدائی حالت بڑھاپے کے بد اثرات۔ بچوں کے نشوونما کی کمی۔ ہڈیوں کی کمزوری ماں میں بچہ کے پالنے کی طاقت کا کم ہونا۔ حافظہ کی کمزوری۔ وغیرہ امراض کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے نہر بہدف علاج ہے۔ کیا آپ اس قدر مفید غذا کو للعہ روپے میں بھی نہ خرید فرماویں گے۔

نواسکس اور ابواسکس آج کل کی جدید تحقیقات علم خواص والی سے ثابت ہوا ہے۔ کہ غدودوں کے اندر ایک ایسا مادہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ جو کہ اندر ہی اندر جذب ہو کر انسان کی قوت نامیہ کو بڑھاتا ہے۔ اس کی طاقت کو قائم رکھتا ہے۔ اسے صحت اور زندگی کا لطف اٹھانے کی طاقت بخشتا ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے غدودوں کے اندرونی رشحات سے بڑے کیمیاوی تجارب کے بعد یہ دوائی بنائی گئی ہے۔ اس لئے بہت سی بیماریوں کا قدرتی علاج ہے۔ اول الذکر مردوں کی بیماریوں کا علاج اور موخر الذکر عورتوں کی۔ اس کے بعض اثرات کا الفضل جیسے مذہبی پرچہ میں اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے بذریعہ خط و کتابت آپ دریافت کر سکتے ہیں قیمت فی ڈبیہ بڑی خوراک تین ہفتہ عہ/ سہ۔ چھوٹی ڈبیہ خوراک ۱½ ہفتہ صہ/ ر۔

ہاضمہ کا نمک یہ نمک قبض اسہال۔ خون کی خرابی۔ جوڑوں کے دردوں۔ بخار۔ پرانے نزلہ۔ کمر درد۔ سوئے ہضمی کے لئے از بس مفید ہے۔ کئی ہسپتالوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور تمام یورپ و امریکہ میں مشہور ہے۔ اس کا نام ایچ۔ بی۔ ڈی سالٹ ہے۔ اور قیمت فی بوتل عہ/ ر۔

کالی کلوریکم زخمی مسوڑوں اور دانت اور منہ کی امراض کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی ٹیوب ۸/ ر بڑی ٹیوب ۱۲/

ڈوسن ڈانٹ منہ اور دانتوں کے صاف رکھنے اور بیماری کے روک تھام کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت فی ٹیوب چھوٹی ۸/ ر اور بڑی ۱۲/ ر

نیزہ ٹور نزلہ روکنے کا آلہ۔ اسے دن میں تین دفعہ سونگھنے سے پہلے نزلہ کے بار بار دورے اللہ تعالیٰ کے فضل سے رک جاتے ہیں۔ قیمت فی آلہ ۱۰/ ر

سینے کی مشین

ہم نے امریکہ سے کچھ سینے کی مشینیں منگوائی ہیں۔ یہ نیو ہوم کارخانہ کی مشینیں ہیں۔ چونکہ اب ہم نے ادویات کا کام شروع کر دیا ہے اس لئے ہم ان مشینوں کو اصل قیمت پر نکال دینا چاہتے ہیں۔ کوئی نفع ان پر نہیں لیا جائے گا۔ یہ مشینیں عام طور پر شہروں میں فروخت ہو رہی ہیں۔ اسٹیٹسمن میں بھی کسی فرم کی طرف سے ان کا اشتہار نکل رہا ہے۔ کچھ مشینیں بک چکی ہیں۔ کچھ باقی ہیں۔ حاجتمند احباب جلد درخواست دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ نادر موقعہ ہاتھ سے نکل جائے۔ نقد کی صورت میں اصل قیمت اور ادھار کی صورت میں ۲۵ فیصدی زائد لیا جائیگا۔ قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔

المشتہر

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان

ضلع گورداسپور

سرمہ نور

پسوں کی دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ دنوں کے استعمال سے اور نظر کا تھک جانا۔ خارش وغیرہ وغیرہ دنوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ اور اس کا روزانہ استعمال آئندہ اچانک پیدا ہونیوالی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ/ ر)

جوارش عنبری

نہایت قیمتی و بے دلعزیز اجزاء یعنی

مشک خالص۔ ورق طلا۔ نقرہ۔ مرجان۔ فولاد۔ وغیرہ وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کے سامنے ہزاروں یاقوتیاں اور مقویات ہیچ ہیں۔ دماغی محنت اور جسمانی تکان کو دور کر کے از سر نو چستی پیدا کر کے کام کے لائق بنا دیتی ہے۔ معدہ کو قوت دیتی اور بھوک لگاتی ہے۔ دودھ گھی کو ہضم کر کے رنگت چہرہ کو سرخ۔ کمزور کو توانا۔ لاغر کو فربہ حافظہ کو مقوی۔ عقل کو تیز کرتی اور لطف یہ کہ عورتوں مردوں بوڑھوں سب کیلئے مفید ہے (نوٹ) پورے فوائد فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمالیں۔ قیمت پانچ تولہ چار روپے (للعہ)

ادویات ملنے کا پتہ

مینجر شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

دنیا میں بے نظیر تحفہ حب اٹھرا

اٹھرا کیا ہے

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اسکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن کر پیارے بچوں سے خالی تھے۔ اور وہ مایوس انسان جو اولاد زندہ نہ رہنے کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا تھے وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے ذہین خوبصورت۔ اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا۔ صحیح سلامت و مضبوط پیدا ہو کر طبعی عمر پانیوالا۔ والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ/) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۷ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ عہ/ ر لیا جائیگا۔

المشتہر

عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

قادیان میں مکان بنانیکے خواہشمند احباب

قادیان کی پرانی آبادی اور نئی آبادی میں سکنی اراضی خریدنے کے لئے خاکسار سے خط و کتابت فرماویں۔ محلہ دار الرحمت کے نقشہ میں بھی چند کنال اراضی کی زیادتی کی گئی ہے۔ لہذا جو احباب اس محلہ میں زمین حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہوں۔ ان کے لئے موقعہ ہے۔ نور ہسپتال کے سامنے بھی کچھ اراضی قابل فروخت ہے۔ فقط۔ والسلام۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

اللھم انت الشافی

جوہر شفا ۔ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جسکا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار کھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت بہت کم۔ جو سو روپے کو بھی مفت۔ فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر:۔ السیّد عزیز الرحمٰن قادر بخش انجنیئر قادیان

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم خاص کر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپنے فرمایا۔ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض اور پیٹ کی بیماری کیلئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم اس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہوجائے گی۔ قیمت فی صد معہ محصول عہ ر

عزیز ہوٹل قادیان

کان

کان کی تمام بیماریوں تپٹ۔ بہرہ پن کم سننے۔ آوازیں ہونے۔ درد زخم ورم خشکی۔ پردوں کی کمزوری۔ بچوں بڑوں کے کان بہنے۔ نزلہ وغیرہ پر ہ طلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات وہ شرطیہ دوا ہے۔ جس پر انگریزی ڈاکٹر تک لٹو ہیں۔ بیس سال تک کے بیمار اصلی صحت پاچکے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) اعتبار نہ ہو۔ تب یہاں تشریف لاکر علاج کرائے۔ دمہ اور مرگی کا بھی شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ دھوکہ بازوں سے ہوشیار ہوکر عقل سے کام لیں۔ اپنا پتہ صاف لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے:۔

(بہرہ پن کی دوا۔ طلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔ پی)

لوگ موتیوں کے سرمہ کے گرویدہ ہیں

اس لئے کہ یہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ابتدائے موتیا بند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا استعمال آنکھوں کو عینک سے نجات دلانے کے علاوہ آئندہ بیماری سے محفوظ بھی رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ محصولڈاک علاوہ پانچ تولہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ لاکھ شہادتوں کی شہادت ملاحظہ ہو۔ جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان:۔ جناب علامہ ڈاکٹر حضرت مفتی محمد صادق صاحب مبلغ بلاد یورپ و جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ فرماتے ہیں۔ کہ موتیوں کا سرمہ میں نے لڑکوں کے واسطے استعمال کیا۔ اور بہت مفید پایا۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ضرورت ہے

(۱) ہر جگہ کے احمدی تاجران کی جو بھوپال میں اپنی تجارت کو فروغ دینا چاہیں۔ (۲) ایسے سرمایہ دار احمدی احباب کی جو کم از کم یکصد روپیہ ایک نفع بخش کام میں لگانا چاہیں۔

مفصل حالات:۔ **آر جنرل سپلائنگ ایجنسی بھوپال**

پراسپکٹس

سب اوورسیر۔ اوورسیر۔ سب انجنیئر۔ کلاسز کے پراسپکٹس معہ فہرست ملازم شدہ طلباء کے سوال انجنیئرنگ کالج کیو متعلدے مفت طلب فرمائیے۔ جو بامداد سرپرستی عالیجناب آنریبل حضور مہاراجہ صاحب کیو متعلد دام اقبالہ جاری ہے۔ جسکی تعلیم اور ضبط اور ڈسپلن کی تعریف ڈائرکٹر جنرل صاحب بہادر ملٹری ورکس انڈیا ایگزیکٹیو کمشنر صاحب بہادر انڈیا اور بہت سے انجنیئرز معائنہ کرکے تحریر فرما چکے ہیں۔

ضرورت ہے

ایک لائق شریف الطرفین تعلیم یافتہ برسر روزگار احمدی کیلئے ایک شریف الطرفین تعلیمیافتہ۔ احمدی لڑکی کے رشتہ کے لئے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھیجیں:۔

معرفت مظفر علیخاں کلرک دفتر ریلوے سٹیشنری سٹورز مغلپورہ۔ لاہور

حنی من ہومیوپیتھک و میڈیکل انسٹیٹیوٹ ہی انگریزی و مادری زبان میں یونانی و ہومیوپیتھک سیکھنے کا آسان ذریعہ ہے۔ کورس ۲ و ۳ سال ٹائیٹل M.I.H.S.L.P.H.G.۔ یونانی ٹائیٹل شمس الاطباء و نجم الاطباء یہاں پرائیویٹ ڈاکٹر اور حکیم امتحان دیکر ٹائیٹل حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ کالج ۱۸۶۰ء سال کے ۲۱ ویں قانون کے بموجب بنگال اور انڈیا گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے۔

سکرٹری ڈاکٹر امیر علی۔ ۴ مشتاق لین کلکتہ

اعلان فروخت مکان

بیرونی حصہ سات ہزار

ایک عالیشان مکان دو منزلہ بعمارت پختہ جو ایک کنال زمین میں ہے۔ جس کے اندر چاہ شیریں ہے۔ اور غربی جانب بارہ دری۔ بالاخانہ نہایت وسیع معہ غسل خانہ و پاخانہ۔ اور نیچے ایک دالان نغلوں میں دو کوٹھڑیاں آگے برآمدہ جس کے ستون پتھر کے خوشنما۔ ایک باورچی خانہ و پاخانہ ڈیوڑھی و صحن کشادہ۔ شرقی جانب ایک بالاخانہ معہ غسل خانہ و پاخانہ و باورچی خانہ و صحن اور ایک کوٹھڑی۔ نیچے اس کے ایک نشست گاہ۔ دو کوٹھڑیاں معہ صحن و پاخانہ جنوبی جانب اس کے مویشی خانہ گرما و سرما کے کار آمد۔ غربی جانب بیرونی سڑک پر دو دکانیں۔ مکان کے تین طرف راستے مشرق میں پندرہ فٹ کی اور مغرب میں ۳۵ فٹ کی سڑک شمال میں ۵ فٹ کا کوچہ۔ مکان کے دروازے تینوں طرف ہیں۔ یہ مکان محلہ دار الفضل میں برلب سڑک واقع ہے ۱۶-۱۹۱۵ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اب فروخت ہونے والا ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں خود آکر یا کسی اپنے معتبر موجود قادیان کی معرفت ملاحظہ کرلیں۔ بعد پسندیدگی تین معتبروں سے قیمت کا فیصلہ کرالیا جائے۔ خط و کتابت پتہ ذیل سے کریں:۔

ایڈیٹر اخبار فاروق۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

آئندہ کے لئے اشتہارات کی اجرت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اجرت بہرحال پیشگی ہوگی۔ عدالتی اور ریلوے اشتہاروں کی اجرت الگ ہے۔ سالانہ ضمیمہ بالمقطع ۱۵ روپے۔ دو صفحہ کیلئے اس سے زیادہ فی ورق تشکیرہ (مینیجر الفضل)

مختصر ضروری خبریں

گاندھی جی کو کوہاٹ جانے کی ممانعت

گاندھی جی نے وائسرائے سے بذریعہ تار چند ہندو مسلم دوستوں کے ہمراہ کوہاٹ جانے کے متعلق دریافت کیا تھا۔ وائسرائے نے اس کے جواب میں ان سے تاریخ روانگی دریافت کی۔ تعمیل میں انہوں نے یکم نومبر یا اس کے فوراً بعد جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اس کے جواب میں وائسرائے کی طرف سے ایک لمبا تار وصول ہوا ہے۔ جس میں وائسرائے نے لکھا ہے۔ کہ اس وقت آپ کے جانے سے کوہاٹ میں ہندو بڑی بھاری تعداد میں جمع ہو جائینگے جس سے مقامی مسلمان اور سرحدی قبائل جوش میں آکر کشت و خون کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ میرے افسران سر چارلس وینیز ممبر ایگزیکٹو کونسل کے ساتھ مل کر معاملات کو سلجھانے میں مصروف ہیں۔ اس لئے امن عامہ کی قائمی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میری یہ خواہش ہے۔ کہ آپ کوہاٹ جانا فی الحال ملتوی کر دیویں۔ آئندہ کسی موقعہ پر میں اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کو تیار ہوں گا۔

کلکتہ ۲۳ر اکتوبر۔ انقلاب پسندان

انقلاب پسندان بنگال کا اعلان

بنگال نے ذیل کا سرخ چیلنج حکومت کے نام جاری کیا ہے۔ میں حکومت کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ صاف دلی سے علی الاعلان مشتہر کر دے۔ کہ بولشویکی پارٹی ایک خلاف قانون جماعت ہے۔ اور اس کے اصول خلاف قانون اور مغویانہ ہیں۔ حال ہی میں صوبجات متحدہ کی حکومت نے ہندوستان کی بولشویک پارٹی کے اعلان کو ضبط کیا۔ اس پر سری بینا ستیہ بھگتا نے گورنمنٹ کو یہی دعوت دی تھی۔ مگر اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ لیکن حکومت برطانیہ میں بولشویکوں سے جو سلوک ہوتا ہے۔ وہ کشیدہ اور خلاف طبع ہے۔ لہذا میں سب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مشترکہ طور پر حکومت کی اس روش کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ جو اس نے ایک ایسی پارٹی کے متعلق اختیار کی ہے۔ جو آزادی کی طالب ہے (دستخط پرومور کمار رائے ممبر ہندی بالشویکی پارٹی بنگال)۔

ننکانہ صاحب اور اکالی

سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ دو صد اکالیوں کا جتھہ ننکانہ صاحب میں بھیجا گیا ہے۔ تاکہ اکالی ریزرو فورس میں اضافہ کیا جائے۔ نیز یہ کہ جتھے عنقریب روانہ کئے جائیں گے۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ہائی کورٹ لاہور میں اپیل کی ہے۔ کہ ننکانہ صاحب کے سینیر سب جج کے فیصلہ کو جس کی رو سے سری ننکانہ صاحب کے گوردوارہ کی ملحقہ اراضی کا ریسیور مقرر کیا گیا ہے۔ منسوخ کیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے جسٹس موتی ساگر کو اپنا پریزیڈنٹ مقرر کیا ہے۔

کیا سردار اجیت سنگھ زندہ ہیں

اس خبر کے لئے دہلی کا اخبار ریاست ذمہ دار ہے کہ ایک شخص نے کشمیر سے اطلاع دی ہے۔ کہ مشہور قوم پرست سردار اجیت سنگھ زندہ ہیں۔ اور کشمیر کے علاقہ میں ہیں۔ اگر کوئی شخص چاہے۔ تو انہیں مل سکتا ہے۔ کسی کانگرس کمیٹی کا سرٹیفکیٹ ہونا چاہیئے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ خبر کہاں تک درست ہے۔

حالات بنگال کے متعلق لیڈروں کی کانفرنس

معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ تمام لیڈروں کی ایک کانفرنس فوراً منعقد کی جائے تاکہ بنگال آرڈیننس کے جاری ہونے سے جو حالت پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر مباحثہ کیا جائے۔

کلکتہ ۲۸ر اکتوبر۔ تازہ ترین اطلاعوں

بنگال میں گرفتاریاں

سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ریگولیشن ۳ء کے ماتحت کلکتہ میں ۱۵۔ اور دیگر اضلاع بنگال میں ۳ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ اور وقتی فرمان کے ماتحت کلکتہ میں ۱۷ اور دیگر اضلاع بنگال میں ۳۷ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس طرح گرفتاریوں کی تعداد ۷۲ تک پہونچ گئی ہے۔ مختلف سیاسی پارٹیوں کے سربرآوردہ بنگالیوں کی طرف سے اس مطلب کی اپیل شائع کی گئی ہے۔ کہ موجودہ حالت پر غور کرنے کے لئے تمام حصص ملک میں ۳۱ر اکتوبر یوم جمعہ کو جلسہ منعقد کیا جائے۔ اور یکم نومبر (شنبہ) کو پرامن اور مکمل ہڑتال کی جائے۔

(لنڈن ۱۸ر اکتوبر)

ایران سے امریکہ کے جدید مطالبات

ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ طہران رقمطراز ہے۔ کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے ایران کو متنبہ کیا ہے۔ کہ امریکن سفیر میجر ایمبری کے قتل میں جو لوگ شریک تھے۔ اگر ان کو عدالت کے فیصلہ کے مطابق سزائے موت نہ دی گئی۔ تو دونوں سلطنتوں کے باہمی تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو جائے گی یا منقطع ہو جائیں گے۔

(لنڈن ۲۸ر اکتوبر) آج صبح ڈبلن

آئرلینڈ میں گرفتاریاں

میں سات شخصوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور ایک فوجی افسر کے قتل کے الزام میں ان کا ریمانڈر لیا گیا ہے۔ یہ افسر ۲۱ر مارچ کو کلدار توپ سے اڑا دیا گیا تھا۔

پیرس ۲۹ر اکتوبر۔ فرانس نے

فرانس نے روسی حکومت کو تسلیم کر لیا

روس کو ایک یادداشت ارسال کی ہے۔ اس میں بالشویکی حکومت کو تسلیم کرتے ہوئے۔ اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ حکومت روس کو تسلیم کرنے کے یہ معنے نہ ہونگے۔ کہ فرانس کے اندرونی معاملات اور کاروبار سلطنت پر کوئی اثر پڑے۔ یادداشت میں تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ کہ حکومت اور باشندگان فرانس قدیم روس کے متعلق اپنے مطالبات و حقوق کو ہر قسم کی کارروائی کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ یادداشت میں اس امر پر اصرار کیا گیا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں حفاظت سے احتراز کیا جائے۔

انگورہ کا ایک بحری تار مظہر

ٹرکی میں عورتوں کی آزادی

ہے۔ کہ ایک جدید قانون کے ذریعہ سے مسلمان خواتین کو روزگار اور کاروبار کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ وائٹ ہال

واقعات بنگال کا اثر ولایت میں

میں واقعات بنگال پر کوئی تعجب ظاہر نہیں کیا جاتا۔ بلکہ تعجب کیا جاتا ہے۔ کہ یہ قانون پیشتر ازیں کیوں نہ نافذ کیا گیا۔ برطانوی حکومت کو حکومت ہند کے اس ایما کی پوری خبر تھی۔ اور حکومت ہند سے پوری پوری حمایت کا وعدہ تھا۔ اخبارات گرفتاریوں کو خاص طور پر نمایاں کر رہے ہیں۔ اور خاص مضامین میں حکومت ہند کے فعل پر اظہار تحسین کیا جا رہا ہے۔ کہ اس نے اس قدر صبر اور تحمل سے کام لیا اور آخر تنگ آمد بجنگ آمد پر عملدرآمد ہوا۔

لاہور کی ایک اطلاع مظہر ہے

ایڈیٹر شیطان قانونی شکنجہ میں

کہ منگل داس ایڈیٹر شیطان کے مقدمہ کی سماعت ۲۰ر اکتوبر کو سٹی مجسٹریٹ کے اجلاس میں ہوئی۔ ملزم نے بہت سے گواہان کی طلبی کی درخواست داخل کی ہے۔ جس میں میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اور ایڈیٹر الفضل کا بھی نام درج ہے۔

الہ آباد۔ ۲۵ر اکتوبر

پنڈت کرشنا کانت مالویہ کی بریت

خان بہادر شیخ ضمیر الدین صاحب قائم مقام مجسٹریٹ الہ آباد نے آج اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ جو پنڈت کرشنا کانت مالویہ کے خلاف اس الزام پر چلایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے اسپیشل کانسٹبل بننے سے انکار کر دیا۔ مجسٹریٹ نے اپنے حکم میں لکھا ہے۔ کہ میرے نزدیک مقدمہ ثابت نہیں ہے لہذا میں پنڈت جی کو اس الزام سے بری کرتا ہوں۔ جو ان پر عائد کیا گیا ہے۔

امرت سر ۱۴ر اکتوبر۔

امرت سر میں قمار بازوں کی گرفتاری

ایک سب انسپکٹر اور ان کے ہمراہیوں نے عورتوں کے لباس میں ایک قمار خانہ پر دھاوا کیا۔ اور ۱۴ قمار بازوں کو نوکل اسلامیہ کالج کے قریب جوا کھیلتے ہوئے گرفتار کیا۔

(باہتمام ... عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)